﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 14 | جمعۃ المبارک 12/ اکتوبر 2007ء | 30/رمضان المبارک 1428 ہجری قمری | 12/اخاء 1386 ہجری شمسی | شمارہ 41

اللہ نرمی کو پسند کرتا ہے

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الرفق حدیث نمبر4697)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

مذہب اس بات کا نام نہیں ہے کہ انسان دنیا کے تمام اکابر اور نبیوں اور رسولوں کو بدگوئی سے یاد کرے۔ بلکہ مذہب سے غرض یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک بدی سے پاک کر کے اس لائق بناوے کہ اس کی روح ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گری رہے۔

گناہوں سے نجات اور پاک زندگی کے حصول کے لئے تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ، دوسری دعا اور تیسرا طریق صحبت کاملین اور صالحین ہے۔

''اور نیوگ کا مسئلہ جو آج کل آریہ صاحبوں میں رائج ہے اِس کی نسبت تو ہم بار بار یہی نصیحت کرتے ہیں کہ اس کو جہاں تک ممکن ہو ترک کر دینا چاہئے۔ انسانی سرشت ہرگز قبول نہ کرے گی کہ ایک شخص اپنی عزت دار عورت کو جس پر اُس کے تمام ننگ و ناموس کا مدار ہے باوجود اپنے جائز خاوند ہونے کے اور باوجود اس علاقہ کے قائم ہونے کے جو زن و شوہر میں ہوتا ہے پھر اپنی پاک دامن بیوی کو اولاد کی خواہش سے دوسروں سے ہم بستر کرادے۔ اس بارہ میں ہم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے صرف شریف انسانوں کے کانشنس پر چھوڑتے ہیں۔ بایں ہمہ آریہ صاحبان اس کوشش میں ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے اس مذہب کی دعوت کریں۔ سو ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک عقلمند سچائی کے قبول کرنے کیلئے تیار ہوتا ہے مگر یہ سچائی نہیں ہے کہ اُس خدا کو جس نے اپنی بزرگ قدرتوں سے اپنی ہستی کو ظاہر فرمایا ہے خالقیت سے جواب دیا جاوے اور اُس کو تمام فیضوں کا مظہر نہ سمجھا جائے۔ ایسا پر میشور ہرگز پر میشور نہیں ہوسکتا۔ انسان نے خدا کو اُس کی قدرتوں سے شناخت کیا ہے۔ جب کوئی قدرت اُس میں نہیں رہی اور وہ بھی ہماری طرح اسباب کا محتاج ہے تو پھر اُس کی شناخت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

پھر ماسوا اس کے خدا تعالیٰ اپنے احسانات کی وجہ سے قابل عبادت ہے مگر جب کہ اُس نے روحوں کو پیدا ہی نہیں کیا اور نہ اُس میں بغیر عمل کسی عامل کے فضل اور احسان کرنے کی صفت موجود ہے تو ایسا پر میشور کس وجہ سے قابل عبادت ٹھہرے گا۔ جہاں تک ہم غور کرتے ہیں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آریہ صاحبوں نے اپنے مذہب کا اچھا نمونہ پیش نہیں کیا۔ پر میشور کو ایسا کمزور اور کینہ ور ٹھہرایا کہ وہ کروڑ ہا ارب سزا دے کر پھر بھی دائمی مکتی نہیں دیتا اور غصہ اُس کا کبھی فرو نہیں ہوتا۔ اور آریہ صاحبوں نے قومی تہذیب پر نیوگ کا ایک سیاہ داغ لگا دیا ہے اور اس طرح پر انہوں نے غریب عورتوں کی عزت پر بھی حملہ کیا اور دونوں پہلو حق اللہ اور حق العباد میں قابل شرم فساد ڈال دیا۔ یہ مذہب پر میشور کو معطل کرنے کے لحاظ سے دہریوں سے بہت قریب ہے اور نیوگ کے لحاظ سے ایک نا قابل ذکر قوم سے قریب۔

اس جگہ مجھے بہت درد دل سے یہ کہنے کی بھی ضرورت پڑی ہے کہ یوں تو اکثر حضرات آریہ صاحبان اور مسیحی صاحبوں کو اسلام کے سچے اور کامل اصولوں پر بے جا حملہ کرنے کی بہت عادت ہے مگر وہ اپنے مذہب میں روحانیت پیدا کرنے سے بہت غافل ہیں۔ مذہب اس بات کا نام نہیں ہے کہ انسان دنیا کے تمام اکابر اور نبیوں اور رسولوں کو بدگوئی سے یاد کرے ایسا کرنا تو مذہب کی اصل غرض سے مخالف ہے۔ بلکہ مذہب سے غرض یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک بدی سے پاک کر کے اس لائق بنادے کہ اُس کی روح ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گری رہے اور یقین اور محبت اور معرفت اور صدق اور وفا سے بھر جائے اور اس میں ایک خالص تبدیلی پیدا ہو جائے تا اِسی دُنیا میں بہشتی زندگی اُس کو حاصل ہو۔ لیکن ایسے عقیدوں سے حقیقی نیکی کب اور کس طرح حاصل ہو سکتی ہے جس میں انسانوں کو یہ سبق دیا گیا ہے کہ صرف خون مسیح پر ایمان لاؤ اور پھر اپنے دلوں میں سمجھ لو کہ گناہوں سے پاک ہو گئے۔ یہ کس قسم کا پاک ہونا ہے جس میں تزکیۂ نفس کی کچھ بھی ضرورت نہیں۔ بلکہ حقیقی پاکی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کر کے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو۔ اور اس کے حصول کیلئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔

ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کیلئے کوشش کرے۔

اور دوسری دُعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اُس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجاوے اور چاہئے کہ اسی طرح دعا میں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آجاوے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسا چمکتا ہوا شعاع اُس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اُس کی کمزوریاں دور فرمائے اور اُس میں پاک تبدیلی پیدا کرے۔ کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دُعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔

تیسرا طریق صحبت کاملین اور صالحین ہے کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔ غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں جن کے اجتماع سے آخر کار فضل شامل حال ہو جاتا ہے۔ نہ یہ کہ خون مسیح کا عقیدہ قبول کر کے آپ ہی اپنے دل میں سمجھ لیں کہ ہم گناہوں سے نجات پا گئے۔ یہ تو اپنے تئیں آپ دھوکہ دینا ہے۔ انسان ایک بڑے مطلب کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس کا کمال صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ وہ گناہوں کو چھوڑ دے۔ بہت سے جانور کچھ بھی گناہ نہیں کرتے تو کیا وہ کامل کہلا سکتے ہیں؟ اور کیا ہم کسی سے اس طرح پر کوئی انعام حاصل کر سکتے ہیں کہ ہم نے تیرا کوئی گناہ نہیں کیا۔ بلکہ مخلصانہ خدمات سے انعام حاصل ہوتے ہیں اور وہ خدمت خدا کی راہ میں یہ ہے کہ انسان صرف اسی کا ہو جائے اور اُس کی محبت سے تمام محبتوں کو توڑ دے اور اُس کی رضا کے لئے اپنی رضا چھوڑ دے۔ اس جگہ قرآن شریف نے خوب مثال دی ہے اور وہ یہ کہ کوئی مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ دو شربت نہ پی لے۔ پہلا شربت گناہ کی محبت ٹھنڈی ہونے کا جس کا نام قرآن شریف نے شربت کافوری رکھا ہے۔ اور دوسرا شربت خدا کی محبت دل میں بھرنے کا جس کا نام قرآن شریف نے شربت زنجبیلی رکھا ہے۔ لیکن افسوس کہ عیسائی صاحبوں اور آریہ صاحبوں نے اس راہ کو اختیار نہ کیا۔ آریہ صاحبان تو اس طرف جھک گئے ہیں کہ گناہ بہر حالت خواہ توبہ ہو یا نہ ہو قابل سزا ہے جس سے بے شمار جونیں بھگتنی پڑیں گی۔ اور عیسائی صاحبان گناہ سے نجات پانے کی وہ راہ بیان فرماتے ہیں جو ابھی میں ذکر کر چکا ہوں۔ دونوں فریق اصل مطلب سے دور پڑ گئے ہیں اور جس دروازہ سے داخل ہونا تھا۔ اس کو چھوڑ کر دور دور جنگلوں میں سرگرداں ہیں۔''

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 232 تا 235)

پاکستان کے حکمرانوں، سیاستدانوں، اہل فکر و دانش اور عوام کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بعض انتباہات

جن کی صداقت پر آج سارا ملک گواہ ہے

[اپریل 1984ء میں پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق نے ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ احمدیوں کی روزمرہ کی زندگی کو قانون کی نظر میں جرم بنا ڈالا۔ اس کی رو سے اگر احمدی اسلامی شعائر کا استعمال کرتے ہیں تو انہیں قید اور جرمانے کی سزائیں دی جانے لگیں۔ احمدیہ مساجد اور دیگر عمارات سے کلمہ طیبہ اور قرآنی عبارات کو مٹایا جانے لگا۔ احمدیوں کے سینوں سے کلمہ طیبہ کے بیج نوچے جانے لگے۔ سینکڑوں احمدیوں کو کلمہ طیبہ کی محبت کے جرم میں جیلوں میں ڈالا گیا اور ان پر کئی قسم کا تشدد کیا گیا۔ کئی احمدی شہید ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ان نہایت درجہ ظالمانہ حرکتوں پر بڑے ہی درد کے ساتھ اور دلی ہمدردی کے ساتھ بار بار اہل پاکستان کو خدا کے عذاب سے ڈرایا اور ایسی حرکتوں سے باز نہ آنے کی صورت میں ملکی حالات کی شدید ابتری سے خبردار فرمایا۔ ذیل میں آپ کے ایسے بعض منتخب ارشادات ہدیۂ قارئین ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ آپ نے جن خطرات کی نشاندہی فرمائی تھی کس طرح آج ان تمام خطرات نے ملک کو گھیر رکھا ہے۔ اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُوْلِی الْاَبْصَار۔ (مدیر)]

1984ء کے بعض انتباہات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مئی 1984ء میں فرمایا:

❁...... ’’خطرہ یہ ہے کہ اس وقت جو حالات ہیں اس کے نتیجہ میں اگر سابقہ تقدیر خدا کی چلے تو قوم پر بڑے ہی عذاب کے دن آنے والے ہیں۔ بہت ہی دکھ کے دن مقدر معلوم ہوتے ہیں۔ سابقہ اللہ کی تقدیر تو یہی ہے کہ جو مخالفت کی گئی، جو بد ارادے لے کر لوگ اٹھے وہ ان پر الٹائے گئے۔ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۔ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (الفجر:14-15) ۔ فَصَبَّ عَلَيْهِم میں جو الٹانے کا نقشہ ہے وہ ہم نے اپنی آنکھوں سے بارہا پورا ہوتے دیکھا ہے۔ ہر وہ کوشش جو جماعت کے خلاف کی گئی ہے بعینہ برعکس نتیجہ لے کر مخالفین کے خلاف ظاہر ہوئی۔ اس لئے اب جو کوششیں ہیں وہ بہت ہی زیادہ گندی اور ناپاک ہیں۔ حالت یہ ہے کہ وہ لوگ جو وطن بنانے والے تھے، جو صف اوّل کے شہری تھے ان کو اپنے ہی وطن میں بے وطن کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ حالت تبدیل نہ ہوئی تو ناممکن ہے کہ یہ سزا اس قوم کو نہ ملے جو مظلوموں اور معصوموں کو یہ سزا دے رہی ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مئی 1984ء)

یکم جون 1984ء کے خطبہ جمعہ میں آپؒ نے فرمایا:

❁...... ’’سزا کا دور ابھی ان کے لئے باقی ہے اور اللہ تعالیٰ سزا میں ڈھیل تو کر دیتا ہے لیکن خدا کے ہاں اندھیر بہرحال نہیں ہے۔ وَاُمْلِىْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ (الاعراف:184) کا قانون لازمًا چلتا ہے۔ اس سے کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو کسی قوم کو اس وقت بچا سکے جب خدا اس کی پکڑ کا ارادہ کر لے‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جون 1984ء)

3/اگست 1984ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

❁...... ’’مَیں بڑی شدت سے کہتا ہوں کہ ہم لازمًا جیتیں گے۔ کیوں کہتا ہوں؟ اس لئے کہ اب یہ محمد مصطفیٰؐ پر حملہ کر رہے ہیں۔ یہ قرآن پر حملہ کر رہے ہیں۔ جس تعلیم سے ہمیں روکتے ہیں وہ قرآن کی تعلیم ہے۔ جس سنت سے ہمیں باز رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ محمد مصطفیٰؐ کی سنّت ہے۔ ان دونوں چیزوں کی خدا سب سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔ ناممکن ہے کہ قرآن پر حملہ کرنے سے ان کو خالی چھوڑ دے اور سنّت محمد مصطفیٰؐ پر حملہ کرنے سے ان کی بازپُرس نہ فرمائے۔ اس لئے اُن کا معاملہ تو خدا سے براہ راست ٹکر کا معاملہ بن چکا ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ اگست 1984ء)

17/اگست 1984ء کو فرمایا:

❁...... ’’مَیں نے بار بار متنبہ کیا ہے اس کے بعد خدا کی تقدیر لازمًا دخل دیا کرتی ہے۔ جب دین سے اس قسم کے تمسخر شروع ہو جائیں اور دین کی طرف منسوب ہونے والے اپنے دین پر ہی ظلم کی حد کر رہے ہوں اور اسلام کے ایسے خوفناک حلیے بنا کر پیش کر رہے ہوں کہ جو دنیا میں پہلے مسلمان ہونے کا فیصلہ کرنے والا تھا وہ بھی توبہ کر کے واپس بھاگ جائے تو پھر یہ سوچ لینا کہ خدا کی تقدیر ہاتھ نہیں ڈالے گی، بڑی غلطی ہے۔ وہ ایسی صورت میں ضرور ہاتھ ڈالا کرتی ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اگست 1984ء)

7/ستمبر 1984ء کے خطبہ جمعہ میں شرعی عدالت کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁...... ’’شرعی عدالت نے یہ جو فیصلہ دیا ہے اس کے لئے وہ خدا کے سامنے تو جوابدہ ہے ہی۔ اس فیصلہ کی بنا پر اب قیامت تک شرعی عدالتوں کا اعتبار کسی کو نہیں ہوگا اور شرعی عدالت کی جو بیان کردہ حکومتیں ہیں ان سے بھی دنیا متنفر ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اسلام سے لوگوں کو متنفّر کرنے کی سازش ہے اور یہ سازش باہر کے ملکوں میں عیسائی دنیا کی تیار کردہ ہے۔ تمام دنیا میں اسلام کو بدنام اور ذلیل اور رسوا کرنے کے لئے یہ قصّے چلائے جا رہے ہیں کہ اسلام کے نام پر نہائت غیر اسلامی حکومتیں قائم کی جائیں جو ظلم کی راہ سے اسلام کی دھجیاں اڑا دیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور اس کے متعلق ایک عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے جو شرعی کہلاتی ہے کہ یہ فیصلہ شریعت کے عین مطابق ہے .... جب ایک حکومت مظالم میں حد سے بڑھ جاتی ہے تو ایک وقت مقرر ہوتا ہے جس کے بعد خدا کی پکڑ لازماً آجاتی ہے۔ اگر اس ظلم کا نشانہ خدا والے لوگ ہوں تو پھر لازمًا اس کی پکڑ آجاتی ہے۔ اگر اس کا نشانہ عام دنیا والے ہوں تو پھر کوئی ضروری نہیں ہے۔ ’’جیسی روح ویسے فرشتے‘‘۔ جس قسم کی دنیا ویسی ہی ان کی حکومتیں، خدا کو کیا ضرورت ہے کہ ہر جگہ ظلموں پر ظالم حکومتوں کو پکڑتا رہے۔ لیکن یہ ایک قانون قدرت ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ساری شریعت کی تاریخ بتا رہی ہے کہ جب بھی کسی سلطان نے خدا کے بندوں پر ہاتھ ڈالا تو اس حکومت کو خدا نے یقیناً تباہ کیا۔ آج کیا ہو یا کل کیا ہو لیکن بالآخر جب خدا کی پکڑ آئی تو وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (سورة صٓ:4) پھر ان کے بچنے کی کوئی راہ کبھی نظر نہیں آئی۔ لیکن بعض دفعہ اس پکڑ کے ساتھ جس طرح آٹے کے ساتھ گھُن پس جاتا ہے بعض سادہ اور صاف نفس لوگ بھی مارے جاتے ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 07/ستمبر 1984ء)

19/اکتوبر 1984ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁...... ’’جس حالت تک پاکستان پہنچ چکا ہے اور آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے وہ حالت ایسے عذاب کی خبر دے رہی ہے جس میں قومی طور پر عذاب آجایا کرتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ نیک و بد میں وہ تمیز نہیں رہا کرتی جو عام حالات میں پیدا کر دی جاتی ہے۔ ...... تم نے بہت ظلم کر لئے اب تمہارے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں اس لئے خدا کا خوف کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ لیکن افسوس ہے کہ پاکستان سے جو اطلاعات آرہی ہیں وہ ایسی اطلاعات نہیں ہیں جن سے انسان اطمینان حاصل کر سکے۔ ظالمانہ راہیں جو اختیار کی گئی ہیں ان سے واپسی کی بجائے بعض معاملات میں مزید آگے بڑھ رہے ہیں۔ ...... اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اگر یہ باز نہیں آئیں گے تو آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ پھر یہ قوم اپنے ملک کے ظالموں کے تحت نہیں بلکہ غیر ملک کے ظالموں کے سپرد کی جائے گی کیونکہ قرآن کریم یہ بتاتا ہے کہ جب ظلم حد سے بڑھ جایا کرتا ہے تو ایسے لوگوں پر جلّاد اور سفّاک مقرر کئے جاتے ہیں۔ اس لئے بہت خوف اور خطرے کا مقام ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اکتوبر 1984ء)

2/نومبر 1984ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁...... ’’دنیا کی عدالتیں فیصلہ کیا کرتی ہیں اس سے کوئی انکار نہیں۔ لیکن احکم الحاکمین کے فیصلے بھی ضرور پیچھے آیا کرتے ہیں اور جب خدا کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے تو تو پھر ایسی قوموں کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ ایسی قومیں جو تکبّر میں آ کر اللہ کے بندوں کے خلاف فیصلے دیتی ہیں وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/نومبر 1984ء)

30/نومبر 1984ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁...... ’’مَیں اپنے مخالفین کو متنبہ کرتا ہوں کہ احمدیت کی مخالفت سے باز آجاؤ اور اپنی ان حرکتوں سے توبہ کرو ...... انہوں نے براہ راست کلمہ طیّبہ پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور چونکہ وہ قوم کی نمائندگی کر رہے ہیں اور قوم ان کے ہاتھ روک نہیں رہی۔ اس لئے اب اس قوم کو مَیں مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اپنے بڑوں کے ہاتھ اس ظلم سے روک لو جو لازماً تمہیں ہلاک کر دے گا............ اگر ساری دنیا بھی کلمہ طیّبہ کو مٹانے کی کوشش کرے گی تو لازماً کلمہ اس دنیا کو ہلاک کر دے گا...... اگر تم کلمے مٹاؤ گے تو خدا کی قسم خدا کی غیرت کا ہاتھ تمہیں لازماً مٹا دے گا اور پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہیں بچا نہیں سکے گی‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/نومبر 1984ء)

7/دسمبر 1984ء کو پھر تنبیہ کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁...... ’’پاکستان پر بہت ہی خوفناک اور دردناک دن آنے والے ہیں اس لئے مَیں پاکستان کے عوام سے یہ اپیل کرتا ہوں خواہ وہ بریلوی ہوں یا دیوبندی، خواہ شیعہ ہوں یا کسی اور فرقہ سے تعلق

رکھتے ہوں........... کہ اٹھو اور بیدار ہو جاؤ اور ہر اس تحریک کی مخالفت کرو جو کلمہ مٹانے کی تحریک آپ کے پاک وطن سے اٹھتی ہے........... اگر تم وقت پر حرکت میں نہیں آؤ گے تو خدا کی قسم خدا کی تقدیر تمہارے خلاف حرکت میں آجائے گی اور اس ملک کو مٹا کر رکھ دے گی جو آج کلمہ کے نام کو مٹانے کے درپے ہو رہا ہے۔

جس ملک کو کلمہ نے بنایا تھا کلمہ میں اتنی طاقت ہے کہ اگر اس کلمہ کو مٹانے کے لئے وہ سارا ملک بھی اکٹھا ہو جائے تو وہ کلمہ پھر بھی غالب آئے گا اور وہ ملک اس کلمہ کے ہاتھوں سے توڑا جائے گا جس کو کسی زمانہ میں اسی کلمہ نے بنایا تھا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 07/دسمبر 1984ء)

فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق کو مخاطب کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے 14/دسمبر 1984ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

❁...... ''جماعت احمدیہ تو خدا کے فضل سے ایک ولی رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک مولیٰ ہے اور زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولیٰ ہے۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔

خدا کی تقدیر تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔ تمہارے نام و نشان مٹا دئے جائیں گے اور تمہیں دنیا ہمیشہ ذلّت اور رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی''۔

❁...... ''خدا کی اس تقدیر سے ڈرو کہ زمین میں تمہارے خلاف تَنَاد کی سی کیفیت پیدا ہو جائے۔ ایک دوسرے کو تمہارے ظلم اور جبر کے خلاف آوازیں دینے لگے کہ اٹھو اور اس ظالم کو چکنا چور کر کے رکھ دو، اس کو ملیا میٹ کر دو اور اگر یہ بس نہ چلے تو قومیں دوسری قوموں کو اپنی طرف بلائیں۔ یہ تقدیر الٰہی ہے جو لازماً پوری ہو کر رہے گی۔ آج نہیں تو کل تم اس کا نمونہ دیکھو گے کیونکہ خدا تعالیٰ کے ہاں دیر تو ہے اندھیر کوئی نہیں۔

وہ ڈھیل تو دیا کرتا ہے مگر جب اس کی پکڑ آتی ہے تو وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاص (سورۃ صٓ:4) کی رو سے بھاگنے کی کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ ایسا کامل گھیرا پڑ جاتا ہے کہ سوائے حسرت و نامرادی کے اور کچھ بھی انسان کے قبضہ و قدرت میں نہیں رہتا۔ اس وقت وہ یاد کرتا ہے کہ کاش مَیں اس سے پہلے اس دائرے سے باہر نکل چکا ہوتا مگر نکلنے کی کوئی راہ باقی نہیں ہوتی۔ افسوس ہے ان قوموں پر جو ایسے وقت تک انتظار کریں کہ جب خدا کی تقدیر ایسی غضبناک ہو چکی ہو تو ان سربراہوں کے ساتھ قوم پر بھی خدا کی ناراضگی کا عذاب ٹوٹ پڑے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/دسمبر 1984ء)

28/دسمبر 1984ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

❁...... ''جماعت احمدیہ کو کلیۃً نہتہ بھی کر دیں تب بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی جیتے گی کیونکہ خدا کے شیروں کے ہاتھ دنیا میں کوئی نہیں باندھ سکتا۔ یہ زنجیریں لازماً ٹوٹیں گی اور لازماً یہ زنجیریں باندھنے والے خود گرفتار کئے جائیں گے۔ یہ ایک ایسی تقدیر ہے جسے دنیا میں کوئی نہیں بدل سکتا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28/دسمبر 1984ء)

❁❁❁❁❁❁❁

1985ء کے بعض انتباہات

یکم مارچ 1985ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁...... ''اے اہل پاکستان! مَیں تمہیں خبردار اور متنبہ کرتا ہوں کہ اگر تم میں کوئی غیرت اور حیا باقی ہے تو آؤ اور اس پاک تحریک میں ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ کلمہ، اس کی عزت اور اس کی حُرمت کو قائم کرو اور دنیا کے کسی آمر اور کسی آمر کی پولیس اور فوج سے خوف نہ کھاؤ۔ یہ وقت ہے اپنی جان کو خدائے جان آفرین کے سپرد کرنے کا۔ یہ وقت ہے خدا کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں پیش کرنے کا۔ یہ وقت ہے یہ ثابت کرنے کا کہ ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آپؐ کی عزت اور ناموس پر کسی کو حملہ نہیں کرنے دیں گے۔

پس اے اہل پاکستان! اگر تم اپنی بقا چاہتے ہو تو اپنی جان، اپنی روح، اپنے کلمہ کی حفاظت کرو۔ مَیں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ اس کلمہ میں جس طرح بنانے کی طاقت ہے اسی طرح مٹانے کی بھی طاقت موجود ہے۔ یہ جوڑنے والا کلمہ بھی ہے اور توڑنے والا بھی۔ مگر ان ہاتھوں کو توڑنے والا ہے جو اُس کی طرف توڑنے کے لئے اٹھیں۔ اللہ تمہیں عقل دے اور تمہیں ہدایت نصیب ہو''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مارچ 1985ء)

31/مئی 1985ء کے خطبہ جمعہ میں حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁...... ''اس نہایت مہیب خطرہ (الہام "Friday the 10th" کے مطابق کراچی میں خوفناک سمندری طوفان آیا تھا۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔ مرتب) کے ایک دم ظاہر ہونے اور پھر اُس کے ٹل جانے میں ایک خوشخبری بھی ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ عذاب دینے میں خوش نہیں ہے۔ وہ تنبیہ فرماتا ہے اور خطرات سے متنبہ کرتا ہے........... اس میں جماعت کے لئے بھی اور قوم کے لئے بھی ایک بہت ہی خوشخبری کا پہلو ہے کہ قوم کے لئے ابھی نجات کی راہ باقی ہے........... اور اس سے سبق کا تیسرا پہلو یہ نکلتا ہے کہ تنبیہ موجود ہے اور نمونہ دکھا دیا گیا ہے کہ اگر تم باز نہیں آؤ گے تو پھر خدا تعالیٰ تم سے کیا سلوک فرمائے گا۔

اب معاملہ وہاں تک جا پہنچا ہے کہ جہاں قومی عذابوں کے ذریعہ اور بار بار سزاؤں کے ذریعہ پکڑے جاؤ گے۔ اگر تم توبہ اور استغفار سے کام نہیں لو گے اور تکبّر میں اسی طرح مبتلا رہو گے اور خدا تعالیٰ کے پاک بندوں سے تمسخر اور استہزا کرنے سے باز نہیں آؤ گے تو پھر یہ ایک معمولی سا نمونہ ہے جو تمہیں دکھا دیا گیا ہے۔ پھر آئندہ تمہارے لئے اسی قسم کا خدا کا سلوک ظاہر ہونے والا ہے۔ لیکن جب وہ ایک دفعہ ظاہر ہو جاتا ہے تو پھر اس کے بعد کوئی روک نہیں، کوئی ہاتھ نہیں جو اسے چلنے سے روک رکھے۔ خدا کی چکی ہے جب چل پڑتی ہے تو پھر کوئی اسے روک نہیں سکتا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31/مئی 1985ء)

7/جون 1985ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁...... ''ملک کے تمام دانشور میرے مخاطب ہیں۔ صرف احمدی مخاطب نہیں ہیں۔

تمام اہل فکر و دانش، تمام سیاستدان ان باتوں پر غور کریں اور جو کچھ مَیں کہہ رہا ہوں اس کے متعلق معلوم کریں کہ یہ سچائی ہے یا نہیں........... تم انسانی اقدار کو زندہ کرو، انسانی شرافت کو زندہ کرو، حق کو حق کہنا سیکھو۔ باطل کو باطل کہنے کی جرأت اختیار کرو، اس کے بغیر یہ ملک بچتا نظر نہیں آتا۔ یاد رکھیں ایک ہی خطرہ ہے اس ملک کو اور وہ مُلّائیت کا خطرہ ہے جو حدِّ اعتدال سے تجاوز کر کے نہایت ہی بھیانک شکل اختیار کر چکا ہے اور سارے عالم اسلام کو لاحق ہو چکا ہے۔ تم لوگ اس کا ایک حصّہ ہو........... ایک ہی نقصان ہے جو ہوگا وہ تمہارا نقصان ہے، ہوتا رہا ہے اور مسلسل ہو رہا ہے، تمہاری آنکھیں بند پڑی ہیں اور مسلسل ہوتا چلا جائے گا۔ تمہاری کوئی ضمانت نہیں ہے کیونکہ تاریخ بتا رہی ہے کہ جب قوموں نے اپنے آپ کو برباد کرنے کا فیصلہ کر لیا تو خدا کی تقدیر یہ اعلان کیا کرتی ہے کہ ہاں تم ہلاک کئے جاؤ گے اور اس میں اسلام اور غیر اسلام کے ساتھ کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ بغداد کے وہ مقتول بھی تو مسلمان ہی تھے جو قرآن کو سروں پر لے کر گلیوں میں باہر نکلے تھے اور خدا کے نام پر یہ گواہیاں دے رہے تھے لیکن خدا کی غالب تقدیر نے ان کی ایک نہ سنی۔ کیونکہ اللہ جانتا تھا کہ ظالم قوم نے خود اپنی ہلاکت کے بیج بوئے ہیں۔ اس لئے تمہاری تو یہ تاریخ ہے کوئی نام تمہیں بچا نہیں سکتا۔ جن قوموں پر خدا کے نام پر خدا کی خاطر ظلم ہوتے ہیں اور وہ استقامت دکھاتے ہیں ان کو دنیا میں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ اس لئے تم ہماری فکر نہ کرو ربّ کعبہ کی قسم وہ خود ہماری حفاظت کرے گا۔ تم اس پیارے وطن کی فکر کرو جو ہمیں بھی عزیز ہے اور تم سے زیادہ اس کے نقصان کا دکھ ہمیں پہنچے گا لیکن ہم اس معاملہ میں بے اختیار ہیں سوائے اس کے کہ ایک حرف ناصحانہ کہہ سکیں''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7/جون 1985ء)

❁❁❁❁❁❁❁

1988ء کے بعض انتباہات

1988ء میں حضور رحمہ اللہ نے تمام معاندین و مکذبین و مکفرین کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اس حوالہ سے حضور رحمہ اللہ نے یکم جولائی 1988ء کو فرمایا:

❁...... ''جہاں تک صدر پاکستان ضیاء کا تعلق ہے ابھی ہمیں ان کو کچھ وقت دینا چاہئے کیونکہ ابھی ابھی انہوں نے کچھ سیاسی کارروائیاں کی ہیں اور اگر وہ اسلام کے نام پر کی ہیں مگر بہر حال سیاسی کارروائیاں ہیں اور ان میں وہ مصروف بہت ہیں۔ ابھی تک ان کو یہ بھی قطعی طور پر علم نہیں کہ آئندہ چند روز میں کیا واقعات رونما ہو جائیں گے۔ اس لئے ہو سکتا ہے وہ تردّد محسوس کرتے ہوں کہ یہ نہ ہو اِدھر مَیں چیلنج قبول کروں اُدھر کچھ اور واقعہ ہو جائے۔ اس لئے جب تک ان کی کرسی مضبوط نہ ہو جائے، جب تک وہ اپنے منصوبوں پر کاربند نہ ہو جائیں اور محسوس نہ کریں کہ ہاں اب وہ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں جس کو چاہیں چیلنج دیں، جس قسم کی عقوبت سے ڈرایا جائے اس کو وہ

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر قبول کریں، اس مقام تک ابھی وہ پہنچے نہیں ہیں اس لئے ہم انتظار کرتے ہیں کہ خدا کی تقدیر دیکھیں کیا ظاہر کرے۔ لیکن چیلنج قبول کریں یا نہ کریں چونکہ وہ تمام ائمة المکفرین کے امام ہیں اور تمام اذیت دینے والوں میں سب سے زیادہ ذمہ داری اس شخص پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے معصوم احمدیوں پر ظلم کئے ہیں اور اس ظلم کے پیچھے پڑ کے جھانکنے کی کوشش کی ہے کہ جو مَیں نے حکم جاری کیا تھا وہ جاری ہو بھی گیا ہے یا نہیں۔ اور ایک معصوم احمدی کیسے تکلیف محسوس کر رہا ہے۔ جب تک یہ پتہ نہ چلے ان کو لذّت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ ایسے شخص کا زبان سے چیلنج قبول کرنا ضروری نہیں ہوا کرتا۔ اس کا اپنے ظلم وستم میں اُسی طرح جاری رہنا اس بات کا نشان ہوتا ہے کہ اس نے چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔ اس لئے اس پہلو سے بھی اب وقت بتائے گا کہ کس حد تک ان کو خدا تعالیٰ کے مقابلے کی اور انصاف کا خون کرنے کی جرأت ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی 1988ء)

پھر 12/اگست 1988ء کو پاکستان کے فوجی آمر جنرل ضیاء الحق سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

❁...... ''اس موقع پر جبکہ مباہلہ کی دعوت غیروں کو دی گئی ہے اس وجہ سے خصوصیت سے کہ یہ استہزاء میں بڑھ رہے ہیں اور اپنے گزشتہ کردار میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر رہے۔ استہزاء میں بھی بڑھ رہے ہیں، ظلم میں بھی بڑھ رہے ہیں اور حکومت کا جہاں تک تعلق ہے وہ معصوم احمدیوں پر قانونی حربے استعمال کر کے طرح طرح کے ستم ڈھا رہی ہے اور آپ کو یاد ہوگا کہ مَیں نے آغاز ہی میں حکومت کو متنبہ کیا تھا کہ آپ اگر اپنی شان کے خلاف بھی سمجھتے ہوں چیلنج کو قبول کرنا اگر آپ زیادتیوں سے باز نہ آئے اور ظلم وستم کی یہ راہ نہ چھوڑی تو جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں خدا کی تقدیر اس کو مباہلے کے چیلنج کو قبول کرنے کے مترادف بنائے گی اور آپ سزا سے بچ نہیں سکیں گے۔ تو یہ حالات جس طرف اشارہ کر رہے تھے وہاں تک ہمارے ظن کا تعلق تھا۔ اندازہ ہو رہا تھا کہ بہت سے ایسے مکذّبین ہیں جو شرارت سے باز نہیں آ رہے بلکہ تمسخر اور استہزاء میں اور ظلم وستم میں بڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ سارے پاکستان میں علماء کی طرف سے بار بار یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس مباہلے کو ابتہال کی بجائے اشتعال کا ذریعہ بنایا جائے ...... مجھے کامل یقین ہے کہ ان لوگوں کا یہ مقابلہ خدا سے ہے اور اس میں جماعت احمدیہ نہ کچھ کر سکتی ہے، نہ اس کے کرنے کا کوئی محل اور مقام ہے۔ صرف انتظار ہے۔ خدا کی تقدیر لازمًا ان کو پکڑے گی اور لازمًا ان کو سزا دے گی جو ان شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے۔ کیونکہ وہ معصوم احمدی جن کو اب سزا دی جا رہی ہے ان کو صرف اس جُرم کی سزا دی جا رہی ہے کہ ہم خدا کی طرف اپنے مقدمے کو لے جاتے ہیں۔ یہ اعلان انہوں نے کیا ہے۔ اس لئے دنیا کا کوئی قانون اس پر ٹوٹتا ہی نہیں۔ پہلے تو ان کے پاس قانون توڑنے کے بہانے تھے اس موقع پر تو کوئی بھی بہانہ نہیں رہا۔ کھلم کھلا خدا تعالیٰ سے ٹکر ہے اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ تمہیں یہ بھی اجازت نہیں کہ تم خدا کی عدالت تک پہنچو، اگر ایسا کرو گے تو ہم تمہیں سزا دیں گے۔

پس یہ حالات دیکھنے کے بعد دل خوفزدہ ہوتا تھا اور انسان طبعًا یہ نتائج نکالتا تھا کہ ممکن ہے یعنی اس بات کا احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کے مجرمین اور ان کا ساتھ دینے والوں کو سخت سزا دے گا۔ لیکن رات کی رؤیا نے میرا دل ہلا دیا ہے کیونکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سزا ایک قسم کا مقدر بن گئی ہے اور لازمًا ان میں سے ایک طبقہ عبرت کا نشان بنے گا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اگست 1988)

❁❁❁❁❁❁

1989ء کے بعض انتباہات

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 20/جنوری 1989ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

❁...... ''انہوں نے احمدیوں کی ممبرشپ روکنے کی بجائے باقاعدہ ایک تاریخی فیصلہ کے ذریعہ یہ اعلان کیا کہ ہر احمدی مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں دوسری تمام مذہبی جماعتیں اگر ناراض ہو کر مسلم لیگ کی ممبرشپ سے الگ ہوتی ہیں تو ہونے دو۔ یہ وہ اصولی فیصلہ تھا جس کے نتیجہ میں دراصل قائداعظم کامیاب ہوئے۔ یہ وہ اصولی فیصلہ تھا جو خدا کو پسند آیا۔ یہ وہ انصاف اور تقویٰ کی بات تھی جس نے درحقیقت ایک ہاری ہوئی بازی کو جتا دیا۔ مَیں سمجھتا ہوں یہ اسی ایک ہی فیصلے کی برکت تھی کہ ایک عظیم انقلاب رونما ہونا شروع ہوگیا...... یہ ہے اصول کی وہ بات جو بدقسمتی سے آج تک ہمارے سیاستدانوں نے نہیں سیکھی۔ اس وقت پاکستان میں جو صورت حال ہے اس میں بھی اس قسم کی بعض باتیں ہیں جن کے فیصلے ہونے والے ہیں۔

احمدیت کے مخالف علماء کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ وہ خوف دلا کر اور دھمکیاں دے کر سیاستدانوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں .... جہاں تک موجودہ حکومت کی سیاسی پارٹی کا تعلق ہے مَیں جانتا ہوں کہ ان میں سے بھاری اکثریت ایسی ہے جو بدنیّت نہیں ہے۔ ان کے اصول بھی آزاد تھے۔ انہوں نے عوام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم سیکولرزم کے نام پر آ رہے ہیں اور ان کے منشور میں یہ بات داخل تھی۔ عوام نے سب کچھ دیکھ کر اور سوچ سمجھ کر ان کے حق میں اور ان کی تائید میں فیصلہ کیا لیکن جب سیاسی دباؤ بڑھنے شروع ہوں تو اس وقت سیاستدان کی اندرونی Integrity اور اس کے اصولوں پر قائم رہنے کی طاقت کا امتحان ہوا کرتا ہے۔ کیا اس امتحان پر یہ سارے پورے اتر سکیں گے یا نہیں۔ یہ ہے فیصلہ جو آج ہونے والا ہے .... پہلے بھی تو تم نے غلط قدم اٹھائے تھے۔ پہلے بھی تو ان کے غلط نتیجے دیکھ چکے ہو۔ اگر تمہاری یادداشت جھوٹی ہے، اگر تمہاری نظر کوتاہ ہے تو ہم تمہیں بتا رہے ہیں، ہم تمہیں دکھا رہے ہیں کہ ایسے واقعات پہلے گزر چکے ہیں اور آئندہ بھی اگر تم وہ غلطیاں کرو گے جو پہلے کر چکے ہو تو ویسے ہی نتیجے دیکھو گے جو پہلے دیکھ چکے ہو اور اس قانون قدرت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ یہ بات ہے جو سمجھانے والی ہے اور اس کے لئے جماعت کو محنت کرنی چاہئے اور ان لوگوں کو یہ بھی بتا دینا چاہئے کہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں اور ہر ایک کی کمزوریوں سے باخبر ہیں۔ ہم جانتے ہیں تم میں سے اکثر ایسے ہیں جن کی نیتیں ٹھیک ہیں اس لئے تم اپنے مفاد کی خاطر اگر ہمیں آج قربان کر سکتے ہو تو مجبور ہو کر کر رہے ہو، ہمیں یہ بھی احساس ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم جانتے ہیں کہ اس قربانی کے بعد تمہاری قربانی کا وقت بھی آنے والا ہے۔ اس لئے ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ جس چھری کو تم آج ہماری گردن پر چلنے کی اجازت دو گے، خدا کی قسم! وہ چھری ضرور تمہاری گردن پر چلائی جائے گی۔ یہ وہ تقدیر ہے جس کو تم تبدیل نہیں کر سکتے اور کبھی اس میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن ہماری گردن کی حفاظت کی خدا نے ضمانت دی ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20/جنوری 1989ء)

14/اپریل 1989ء کو حضور رحمہ اللہ نے ایک دفعہ پھر قومی سیادت کو ماضی کی بیوقوفیاں کرنے سے باز رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

❁...... ''بار بار موجودہ قومی سیادت کو سمجھانے کی کوشش کی کہ بعض وہ بیوقوفیاں دوبارہ نہ کرنا جو پہلے سرزد ہو چکی ہیں کیونکہ ان کے نتائج نہ صرف یہ کہ وہی نکلیں گے بلکہ اس دفعہ زیادہ بھیانک نکلیں گے .... پہلے پنجاب کی حکومت نے مُلّاں کو اٹھانا شروع کیا اور بڑے زور کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ ہماری سیاست مُلّاں کی سیاست ہے اور مُلّاں ہمارے ساتھ ہیں اور مُلّاں نے بھی خوب خوب ان کی تائید کی اور اسلام کو جیسا کہ وہ ہمیشہ ظلم کا نشانہ بناتے رہے ہیں اب بھی ظلم کا نشانہ بنایا اور یہ آواز اسلام کے نام پر اٹھائی کہ عورت سربراہ نہیں ہو سکتی .... تمہیں کامل یقین ہے کہ قرآن کریم کی یہی تعلیم ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسی پر زور دیا کہ عورت سربراہ نہیں ہو سکتی اور تم یہ کہتے ہو کہ ایسا ملک ہلاک ہو جایا کرتا ہے جس کی سربراہ عورت ہوتی ہے۔ لیکن آؤ ہم سودا کرتے ہیں۔ تم اس چیز سے باز آجاؤ اور مقابل پر جتنا احمدی خون چاہئے، جتنی احمدی عزتیں چاہئیں، جتنے احمدی سر چاہئیں وہ سب تمہارے حضور ہیں ......۔ ہمارا تو Birth Mark آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور خدا کی محبت ہے اسے کس طرح مٹاؤ گے۔ ہمارے گھروں کو جلا دو، ہمارے جسموں کو جلا دو، ہمارے اموال لوٹ لو، ہماری عورتوں، بچوں اور مردوں کو فنا کر دو مگر خدا کی قسم! محمد مصطفیٰ ﷺ کے خدا کی قسم!! اور کائنات کے خدا کی قسم!!! کہ احمدیت کے دل میں محمد مصطفیٰ ﷺ اور اللہ کی محبت کا جو Birth Mark ہے اس کو تم نہیں مٹا سکتے۔ تمہیں طاقت کیا، استطاعت کیا ہے کہ ان دلوں تک پہنچ سکو؟ تمہاری آگیں جسموں تک جا کر ختم ہو جائیں گی۔ ہاں دلوں تک پہنچنے والی ایک آگ ہے جو خدا جلاتا ہے اور جب وہ فیصلہ کرے گا تمہارے دل پر بھڑکائی جائے گی تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں اس آگ کے اثرات سے بچا نہیں سکتی''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اپریل 1989ء)

13/اکتوبر 1989ء کو فرمایا:

❁...... ''تمام انبیائے گزشتہ کی تاریخ کا مطالعہ کر لیں۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہی ہے یا ان قوموں کے تکبّر مٹ گئے اور انہوں نے عاجزانہ طور پر اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا یا ان قوموں کے وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دئے گئے اور پھر ان کا نام ونشان صرف تاریخ کے

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

روزہ ایسی عبادت ہے جس میں انسان بہت سی جائز باتوں کو وقتی طور پر خدا کی خاطر ترک کرتا ہے۔ رمضان کے روزے رکھو تا کہ اپنے روحانی معیار کو بڑھا سکو۔

اس مہینہ میں ایسی نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس سے حقیقت میں تزکیۂ نفس ہو۔

جہاں ہم رمضان کے روزے رکھ رہے ہوں، جہاں ہم عبادتوں کو، فرض نمازوں اور نوافل کو پہلے سے بڑھ کر توجہ اور خوبصورت انداز سے ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہوں وہاں قرآن کریم کی تلاوت، ترجمہ اور اس کے مطالب پر غور کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 21/ستمبر 2007ء بمطابق 21/تبوک 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ-فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ-وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ- فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ- وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ- شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ- فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ - وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ-يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ -وَلِتُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوااللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ- (سورة البقرہ آیات 185-186)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ گنتی کے چند ہیں پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایّام میں پورے کرے۔ جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایّام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا، اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

گزشتہ خطبہ میں رمضان میں روزوں کی فرضیت کا ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے روزے فرض قرار دیئے ہیں جو ایک مجاہدہ ہے اور مجاہدہ ہی ہے جس سے تقوٰی میں ترقی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں جو مَیں نے تلاوت کی ہیں اس کی تفصیلات بھی بیان کی ہیں۔ یہ گنتی کے چند دن جو تمہاری تربیت کے لئے، تمہیں مجاہد بنانے کے لئے رکھے گئے ہیں تمہارے لئے اس لئے فرض کئے گئے ہیں کہ انسان کی زندگی کا جو مقصد ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا عابد بننا، اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر ظلم نہیں کرتا گو کہ روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور یہ ایک مجاہدہ بھی ہے بعض دفعہ تکلیف بھی اٹھانی پڑتی ہے لیکن ظلم نہیں ہے کہ روزہ تقوٰی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن جو طاقت رکھتے ہیں ان کے لئے اور اگر عارضی طور پر بعض مجبوریوں کی وجہ سے تم روزہ نہیں رکھ سکتے مثلاً کوئی ہنگامی سفر آ گیا ہے، کوئی ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے روزے رکھنا مشکل ہے تو فرمایا فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ پھر دوسرے دنوں میں یہ تعداد پوری کرو۔ پس کسی کو یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ مَیں بیمار ہو گیا ہوں یا سفر آ گیا ہے تو اس رعایت کی وجہ سے کہ ان دنوں میں روزے نہ رکھو ایسی حالت میں روزے معاف ہو گئے ہیں۔ نہیں، اگر ایمان میں ترقی چاہتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ کا تقوٰی دل میں ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو تو جب صحت ہو جائے یا جو روزے ہنگامی سفر کی وجہ سے ضائع ہوئے ہیں، چھوڑے گئے ہیں، انہیں رمضان کے بعد پورا کرنا ضروری ہے اور یہی ایک متقی کی نشانی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو سہولت دی ہے اس سہولت سے فائدہ کا جواز اس وقت تک ہے جب تک وہ حالت قائم ہے جس کی وجہ سے سہولت ملی ہے۔ لیکن یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بیماری بھی ایسی ہو، حقیقی تکلیف دہ بیماری ہو جس کی وجہ سے روزہ رکھنا مشکل ہو، بہانے نہ ہوں۔ جس طرح جن لوگوں کا کام ہی سفر ہے مثلاً ڈرائیور ہے یا کاروبار کے لئے یا ملازمت کی وجہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے لمبا سفر کرنا پڑتا ہے، تو ان کے لئے سفر نہیں ہے۔ یہ مَیں اس لئے کھول کر بتا رہا ہوں کہ ایک طبقے میں خاص طور پر جن ملکوں میں موسم کی شدت ہوتی ہے بلاوجہ روزے نہ رکھنے کا جواز تلاش کیا جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچانے کا ان دنوں میں ہمیں موقع عطا فرمایا ہے اس لئے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے حقیقی بندوں کا، اُن بندوں کا جو اس کی رضا کے راستے تلاش کرتے ہیں، خود ہی خیال رہتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی مریض اور مسافر کو سہولت دے دی ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے فدیہ ہے، پھر وہ ایک مسکین کو روزہ رکھوائے۔ لیکن جو بعد میں روزے پورے کر سکتے ہیں وہ بھی اگر فدیہ دیں تو ٹھیک ہے، ایک نفل ہے، تمہارے لئے بہتر ہے۔ لیکن جب وہ حالت دوبارہ قائم ہو جائے، صحت بحال ہو جائے یا جو وجہ تھی وہ دور ہو جائے تو پھر رمضان کے بعد روزے رکھنا ضروری ہے باوجود اس کے کہ تم نے فدیہ دیا ہے، یہی چیز ثواب کا باعث بنے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ”وہ لوگ ہیں جن کو کبھی

امید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے‘‘۔ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک وہ بیمار جن کی عارضی بیماری ہے دور ہو گئی۔ ایک وہ بیمار جن کی بیماری مستقل ہے اور بعد میں ان کو روزہ رکھنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ تو فرمایا کہ ’’جن کو کبھی امید نہیں کہ روزہ رکھنے کا موقع مل سکے، مثلاً ایک نہایت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گزر جائے گا ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔ باقی اَور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزہ کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے‘‘۔

(بدر جلد6نمبر43 مورخہ 24؍اکتوبر 1907ء صفحہ3)

پس یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ’صرف فدیہ دے کر‘، اس کا مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں، چھوٹی یا عارضی بیماری میں بھی فدیہ دیا جا سکتا ہے اور یہ ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نفل کے طور پر تمہارے لئے بہتر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے روزہ فرض کیا ہے لیکن اسلام کیونکہ دین فطرت ہے اس لئے یہ سختی نہیں کہ کیونکہ تم نے روزہ نہیں رکھا اس لئے تمہارے اندر تقویٰ پیدا نہیں ہو سکتا، تم اللہ تعالیٰ کی رضا کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ فطری مجبوریوں سے فائدہ تو اٹھاؤ لیکن تقویٰ بھی مدنظر ہو کہ ایسی حالت ہے جس میں روزہ ایک مشکل امر ہے تو اس لئے روزہ چھوڑا جا رہا ہے، نہ کہ بہانے بنا کر۔ پھر اس کا مداوا اس طرح کرو کہ ایک مسکین کو روزہ رکھواؤ۔ یہ نہیں کہ بہانے بناتے ہوئے کہہ دو کہ مَیں روزہ رکھنے کی ہمت نہیں رکھتا، پیسے میرے پاس کافی موجود ہیں، کشائش ہے، غریب کو روزہ رکھوا دیتا ہوں۔ ثواب بھی مل گیا اور روزے سے جان بھی چھوٹ گئی۔ نہ یہ تقویٰ ہے اور نہ اس سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر نیک نیتی سے ادا نہ کی گئی نمازوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نمازیوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں تو جو فدیہ نیک نیتی سے نہ دیا گیا یا بد نیتی سے دیا گیا ہوگا، یہ بھی منہ پر مارا جانے والا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’فدیہ تو...... اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے‘‘ یعنی ایسے خود ہی ایسے راستے کھول دیں گے جہاں جائز ناجائز کی وضاحتیں شروع ہو جائیں گی، تشریحیں شروع ہو جائیں گی، فرمایا کہ ’’جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی‘‘۔

(بدر جلد 6 نمبر43مورخہ24؍اکتوبر1907ء صفحہ 3)

پس جب انسان بہانوں سے نرمی اور سہولت کے راستے تلاش کرتا ہے تو دین سے ہٹتا چلا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ پس جو شخص دلی خوشی سے اور فرمانبرداری کرتے ہوئے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو تم سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا، تمہارے لئے بہتر ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ علاوہ روحانی ترقی کے روزہ تمہاری جسمانی صحت کے لئے بھی ضروری ہے اور آجکل کی سائنس اور ڈاکٹرز بھی یہ ہی کہتے ہیں۔

پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ہمیشہ پہلے اس حکم کو ذہن میں رکھے کہ تقویٰ کے لئے روزہ کی فرضیت کی گئی ہے اور تقویٰ کے لئے مجاہدہ ضروری ہے۔ خدا کی رضا کے حصول کے لئے اس کی راہ میں قربانی ضروری ہے۔ ہاں یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہماری حالتوں اور ہماری مجبوریوں کو دیکھتے ہوئے جو سہولتیں ہمیں مہیا فرمائی ہیں ان سے اس حد تک فائدہ اٹھائیں جو جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے والے نہ بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور مَیں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلّفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلّفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس (تکلّف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’جب مَیں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تُو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 564جدید ایڈیشن)

تو یہ ہے اصل روح جس کے تحت روزہ رکھنا چاہئے۔ اور ہر مومن کو، ہر احمدی کو یہ روح اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ جذبہ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بہانہ جُوئیوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہم سب اس تعلیم اور اس روح کو سمجھنے والے ہوں۔ اس عظیم ہدایت سے فیض پانے والے ہوں جو قرآن کریم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اتاری ہے، جس میں ایسی باتیں ہیں جو بغیر کسی مقصد کے بیان نہیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم بڑا با مقصد ہے، ہمارے فائدہ کے لئے ہے بلکہ اس نے ان تمام باتوں کا احاطہ کیا ہوا ہے جو روحانی اور اخلاقی قدریں بڑھانے والی ہیں۔ قرآن کریم میں ایسی باتیں بھی بیان ہوئی ہیں جن کا دنیاوی علوم سے بھی واسطہ ہے۔ ان کے لئے بھی یہ تعلیم ہر قسم کے دلائل اور براہین اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

قرآن کریم جہاں سابقہ دینوں پر اپنی برتری ثابت کرتا ہے وہاں اس کے علوم و معرفت کے خزانے موجودہ اور آئندہ علوم کا بھی احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ کونسا علم ایسا ہے جو اس میں بیان نہ ہوا ہو۔ وہ علوم جن کے متعلق چودہ سو سال پہلے ایک عام مسلمان کو، قرآن کریم پڑھنے والے کو کوئی فہم و ادراک نہیں تھا، وہ اس میں بیان ہوئے ہوئے ہیں جو آج سچ ثابت ہو رہے ہیں۔ تو یہ مختلف خزانے جو قرآن کریم میں بھرے ہوئے ہیں، یہ احکامات جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہوئے ہیں، یہ ایک علیحدہ مضمون ہے اس وقت یہاں ان کا ذکر نہیں ہوگا۔ اس وقت رمضان کے حوالے سے مَیں بات کر رہا ہوں۔

جس آیت کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے اس سے اگلی آیت بھی جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں اور جس کے بارے میں قرآن اتارا گیا ہے۔ پس یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کے نزول کا آغاز ہوا۔ محدثین تاریخوں کے اختلاف کے ساتھ عموماً قرآن کریم کے نزول کو رمضان کے مہینے میں بتاتے ہیں کہ اس کا آغاز رمضان میں ہوا جس میں آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی اتری اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (سورۃ العلق: 2) یعنی اپنے ربّ کا نام لے کر پڑھ جس نے پیدا کیا ہے۔ پس اس پہلی وحی سے جو اتری اس سے اس طرف توجہ دلا دی کہ تمام کائنات اور ہر چیز کو پیدا کرنے والا خدا تعالیٰ ہے۔ اس لئے وہی حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اس سورۃ کو یعنی سورۃ علق کو اس بات پر ختم کیا گیا ہے کہ اللہ کا قرب پانے کے لئے اس کے حضور سجدہ اور عبادت ہی ایک ذریعہ ہے۔

پس قرآن کریم کا اس مہینے میں نزول سب سے پہلی توجہ اس طرف دلاتا ہے کہ اس شکرانے کے طور پر کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا جس کی تعلیم پر عمل کر کے ایک مومن اس کا قرب پانے والا بن سکتا ہے، ہمیں حکم دیا کہ تم عبادتوں کی طرف توجہ دو اور عبادات میں نکھار پیدا کرنے کے لئے، تزکیہ نفس کے لئے، ایک عبادت جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائی وہ رمضان کے روزے ہیں۔ یہ ایک ایسا مجاہدہ ہے، یہ ایک ایسی عبادت ہے جس کی جزا بھی خدا تعالیٰ نے خود اپنے آپ کو بتایا ہے۔ پس تبھی بار بار ان چند آیات میں روزوں کی تفصیلات اور احکامات دیئے ہیں کہ ایک مومن ان کی اہمیت کو سمجھنے میں کوتاہی نہ کرے۔ پہلی

ROSS SOLMON & CO
SOLICITORS

We are a team of Solicitors and Advocates, experienced in Criminal, Civil & Family litigation in all higher courts of England & Wales.
Our Solicitors deal in following areas:

Family: Divorce, Children and Financial settlement;
Property: Commercial & Residential Conveyancing, Leases;
Injunctions: Permanent & Interim injunctions;
Employment: Advice on all aspects of employment matters including litigation in Employment Tribunal and all higher courts;
Criminal: 24 hours Police Station, Magistrate Court and Crown Court representations. All sorts of appeals.
Civil: Possession Orders and miscellaneous litigation matters before County Courts and High Court.
Immigration: Work Permits, HSMP, all sorts of visas and appeals.

Tel: 07725813979; 07804817920; 02031861067
17 High Street, Sutton, SM1 1DF.
We are situated at less than a minute walk from Sutton British Rail station.

آیت میں بھی فرمایا کہ روزوں کی طاقت اگر کسی وجہ سے نہ ہو تو دوسرے دنوں میں پورے کرلو، لیکن روزے فرض ہیں۔ اس سے پہلے فرمایا تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں اس میں پھر قرآن کے نزول کا ذکر کرکے فرمایا اور یہ کہ قرآن تمہارے لئے ہدایت کا باعث ہے۔ اس کا ذکر کرکے پھر اس طرف توجہ دلائی کہ روزے فرض ہیں۔ کسی وجہ سے نہ رکھ سکو تو بعد میں پورے کرلو۔ پس روزوں کی اتنی اہمیت ہے کہ اس کا بار بار ذکر فرمایا جا رہا ہے۔ یہ عبادت ایسی ہے جو اصلاح عمل کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ اس سے اعمال کی اصلاح بھی ہوتی ہے، بہت سی برائیوں سے انسان خدا کی خاطر بچتا ہے، بہت سی جائز باتوں کو وقتی طور پر خدا کی خاطر ترک کرتا ہے۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے خود اس کی جزا اپنے آپ کو قرار دیا ہے اور یہ سب باتیں یعنی عبادت کی تفصیلات بھی اور نیک اعمال کی تفصیلات بھی اور برے اعمال کی تفصیل بھی، یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمادی ہیں اور یہ فرما کر کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ فرمایا کہ یہ قرآن جو ہم نے رمضان میں اتارا ہے یا رمضان کی بابت اتارا ہے یہ ایک عظیم کتاب ہے، هُدًى لِّلنَّاس ہے، تمام انسانوں کے لئے ہدایت اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ہر زمانے کے انسان کے لئے ہدایت ہے۔ اب کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں شریعت مکمل ہوگئی بشرطیکہ کوئی اس ہدایت کو لینے والا بنے، اس سے فائدہ اٹھانے والا بنے۔ ورنہ جو ظلم پر تلے ہوئے ہیں، جو اپنی جان پر ظلم کرنا چاہتے ہیں، دین کو تو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے، اپنی جان پر ہی ظلم کر رہے ہیں۔ وہ قرآن کو سن کر بھی خسارے میں رہتے ہیں۔ لیکن جو بھی نیک نیتی سے یہ ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت بھی ایسی کہ فرمایا وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ یعنی یہ ایسی ہدایت ہے کہ جس میں حق و باطل میں فرق کرنے کے لئے دلائل بھی ہیں اور کھلے نشانات بھی ہیں۔ پس بدقسمت ہے وہ جو دلائل اور نشانات کو دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے لیکن خوش قسمت ہیں ہم جو اس کتاب کو ماننے والے ہیں جو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کا صرف دعویٰ نہیں بلکہ قرآن کریم نے ہمیں ہر ہدایت پر عمل کرنے کی جو نصیحت کی ہے، جب حکم دیا ہے تو اس کی دلیل بھی دی ہے کہ جب عمل کرو گے تو اس کے فوائد کیا ہوں گے۔ اگر عمل نہیں کرتے تو اس کے نقصانات کیا ہیں۔ اگر تم برائیاں کر رہے ہو تو ان کے کیا نقصانات ہیں۔ پھر یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے جو ہم اس قرآن کو مانتے ہیں کہ قرآن اپنے حق پر ہونے کی دلیل بھی پیش کرتا ہے۔ اپنے آخری اور کامل دین ہونے کی دلیل بھی پیش کرتا ہے۔ شرعی کتاب ہونے کی دلیل بھی پیش کرتا ہے اور باطل کو صرف باطل کہہ کر ردّ نہیں کرتا بلکہ تمام ادیان باطلہ کے باطل ہونے کے دلائل بھی دیتا ہے۔ پس فرمایا کہ جب ایسی کتاب تمہیں مل جائے تو اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے تمہیں اپنی کوشش زیادہ کرنی چاہئے، عبد بننے کے معیار بڑھانے کے لئے تمہیں ان ہدایات پر عمل کرنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہیں اور اُن میں سے ایک یہ ہے کہ رمضان کے روزے رکھو تا کہ اپنے روحانی معیار کو بڑھا سکو۔ اور جب ان روزوں کی وجہ سے روحانی معیار بڑھیں، اللہ کا قرب حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو، اس نے ہم پر جو احسان کیا ہے کہ ہمیں اس گروہ میں شامل کیا جو اس کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والے ہیں۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمایا جنہوں نے اس قرآن کو تخفیف کی نظر سے نہیں دیکھا، اس کے حکموں پر سے اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گزر گئے بلکہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے بنے۔ اس بات پر شکر کرتے ہوئے جب ہم قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے، اس ہدایت سے فیض یاب ہونے والے ہوں گے جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اتاری ہیں، رمضان کے روزوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پورا کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہمیں اور زیادہ نیکیوں کی توفیق دے گا۔ ہمیں روزوں کی وہ جزا دے گا جس کی کوئی حد نہیں ہے۔

پس رمضان کے مہینے کو اس لحاظ سے بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قرآن کریم ایک کامل اور مکمل ہدایت کے ساتھ ہم پر اتارا جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بنے۔ بلکہ ہر سال اس بات کی یاد کروا کر کہ یہ ہدایت تمہارے لئے اس ماہ میں اتاری ہے یا جس کا نزول اس ماہ میں شروع ہوا تھا، ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ جہاں شکرگزاری کے طور پر اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار اس مہینے میں قائم کرو، روزے رکھو جو ایک مجاہدہ بھی ہے، وہاں اخلاقی قدروں کو بھی بلند کرنے والے بنو۔ ان تمام احکامات پر بھی عمل کرنے والے بنو تا کہ نفس کے شر سے دور ہوتے چلے جاؤ اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے رہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے ’’ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے، کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے‘‘ دُوری حاصل ہو جائے ’’اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ البقرہ۔ صفحہ 264)

پس یہ جو ماحول اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان دنوں میں مہیا فرمایا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس مہینے میں ایسی نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس سے حقیقت میں تزکیہ نفس ہو۔ ہر نماز کے ساتھ اگر نفس کا محاسبہ ہو تو پھر ہی تزکیہ نفس کی طرف قدم بڑھیں گے۔ ہر نماز خالصۃً اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہو کر غیرُ اللہ سے آزاد ہو کر ادا کرنے کی کوشش ہوگی تو تبھی تزکیہ نفس میں ممد ہوگی، ہر نماز اس سوچ سے ادا ہو رہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے تو تزکیہ نفس میں قدم تیزی سے آگے بڑھیں گے۔ تزکیہ نفس یہ انہی لوگوں کا کرے گا جو غیب میں بھی اپنے خدا سے ڈرتے ہوں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ اس کے حضور حاضر ہوں کہ اے اللہ! اس رمضان میں جو تُو نے مجھے داخل ہونے کا موقع دیا ہے تو تُو اس کی برکات سے مستفید فرما اور مجھے میری نمازیں اپنی رضا حاصل کرنے کے لئے اور میرے نفس کی غلاظتوں کو مجھ سے دور کرنے والی بنا کر ادا کرنے کی توفیق دے۔

رمضان کا جو ماحول ہے اور اس میں جو نمازوں کی خوبصورت ادائیگی ہوگی یہی ہے جو تزکیہ نفس کرنے والی ہوگی۔ یہ نفس امّارہ جو شیطان کے قبضہ میں ہے ہر انسان کو برائیوں کی ترغیب دیتا ہے، اس سے انسان روزوں میں زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد دُور ہو سکتا ہے کیونکہ شیطان ان دنوں میں جکڑا جاتا ہے۔ پس نمازیں جو خالصتاً شیطان سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ادا کی جاتی ہیں، یہ جلد انسان کو نفس لوامہ کی منزلوں سے گزارتی ہوئی نفس مطمئنہ کی منزلوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی چلی جائیں گی۔ اگر ہم اس سوچ سے نمازیں ادا کر رہے ہوں گے اور جب روزوں کا مجاہدہ اس کے ساتھ شامل ہوگا جب نوافل اس میں مضبوطی پیدا کر رہے ہوں گے تو پھر ہر ایک پر اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اس کی استعدادوں کے مطابق ظاہر کرتا ہے۔

أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ گو کہ نزول قرآن کی ابتدا (اس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے) اس میں ہوئی اور اس کے بعد سال کے دوسرے مہینوں میں بھی قرآن کریم کا نزول ہوتا رہا لیکن ہر سال رمضان میں جتنا بھی نازل شدہ قرآن تھا اس کا دَور جبریل آنحضرت ﷺ کے ساتھ آ کر کرتے تھے۔ قرآن کریم کے نازل ہونے کی رمضان کے مہینے میں یہ خاص برکت ہے یا رمضان کے مہینے کو یہ ایک خاص برکت ہے کہ سال کے دوران یا اس عرصہ میں جتنا بھی قرآن کریم نازل ہوتا تھا، اس کا دور مکمل کیا جاتا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ آپؐ کی زندگی کا جو آخری رمضان تھا اس میں جبریل نے یہ دَور آپ کے ساتھ دو دفعہ کیا۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں توجہ کرنی چاہئے کہ اس مہینے میں جہاں ہم رمضان کے روزے رکھ رہے ہوں، جہاں ہم اپنی عبادتوں کو فرض نمازوں اور نوافل کو پہلے سے بڑھ کر توجہ اور خوبصورت انداز سے ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہوں وہاں قرآن کریم کی تلاوت، ترجمہ اور اس کے مطالب پر غور کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ یہاں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی جماعتی نظام کے تحت درس کا انتظام بھی ہے، درس سننے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے پھر جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں، قرآن کریم کے احکام کو پڑھ کر اپنے اوپر لاگو کرنے کی بھی ہمیں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ تبھی ہم حقیقت میں رمضان سے فیض پانے والے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے اس کے شکرگزار بندے کہلانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی تمام برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بعض انتباہات

از صفحہ نمبر 4

صفحات میں ملتا ہے اور وہ بھی حسرت کے ساتھ۔ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا: یَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۔ دیکھو ان بندوں پر کیسی حسرت ہے۔ اگر وہ قومیں غالب آتیں تو وہاں حسرت کا مضمون اطلاق نہیں پاسکتا تھا۔ مراد یہ ہے کہ یہ استہزاء کرنے والے ہمیشہ مغلوب ہوئے ہیں۔ اس لئے یا تو پھر بعد میں دیر میں آتے ہیں اور شرمندہ ہوتے ہیں اور پچھتاتے ہیں اور روتے ہیں اور گریہ وزاری کرتے ہیں اور استغفار سے کام لیتے ہیں اور یا پھر خود ان کی عظمتیں مٹادی جاتی ہیں۔ پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا ہمیں وہ نشان دکھائے جو دلوں کے غلبے کا نشان ہے اور ہماری اس قوم کو ایمان لانے والوں میں شامل کرے‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/اکتوبر 1989ء)

❁❁❁❁❁❁❁

1990ء کے بعض انتباہات

18 مئی 1990 ء کے خطبہ جمعہ میں حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁......’’ان مولویوں کو مَیں کہتا ہوں کہ جو زور تم سے لگتا ہے لگاتے چلے جاؤ۔ دعائیں کرو، گریہ وزاری کرو اور اس کی توفیق نہیں تو گالیاں بکتے چلے جاؤ۔ ہر قسم کی سازشیں کرو مگر میرے خدا نے یہ فیصلہ کرلیا ہے اور جماعت احمدیہ کے خدا نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اس کی تقدیر تمہارے ڈنگ نکال دے گی اور جماعت کو بالآخر تمہارے آزاروں سے نجات بخشی جائے گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/مئی 1990ء)

9/نومبر 1990 ء کے خطبہ جمعہ میں حضور رحمہ اللہ نے ہندوستان میں بعض انتہا پسند ہندو تنظیموں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

❁......’’یہ ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ دراصل پاکستان میں ہونے والے چند واقعات کا ردّعمل ہے۔ جس طرح ہندوستان میں ہونے والے واقعات کا ردّعمل مشرقی بنگال میں یا یوں کہنا چاہئے کہ بنگلہ دیش میں ظاہر ہوا اور سندھ کے بعض علاقوں میں ظاہر ہوا۔ اسی طرح ظلم کے ردّعمل دوسری جگہ ہوتے رہتے ہیں اور ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس میں یہ حوالہ دیا جارہا ہے کہ پاکستان میں بھی تو یہی کچھ ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھی تو انتہا پرست مُلّاں مذہب کے نام پر اپنے اقتدار کو غیروں پر قائم کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس لئے وہ ہندو پارٹی جو دراصل اس سارے فساد کی ذمہ دار ہے اس کے رہنما بار بار یہ حوالے دے چکے ہیں کہ اگر پاکستان کے مُلّاں کو یہ حق ہے کہ اسلام کے نام پر جن کو وہ غیر مسلم سمجھتا ہے ان کے تمام انسانی حقوق دبالے تو کیوں ہندومت ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ ہم ہندومت کے نام پر ہندومت کی عظمت کے لئے تمام مسلمانوں کے تمام بنیادی حقوق دبالیں ....۔ پس جو بدبختی ہندوستان میں ہو رہی ہے اور مسلمانوں پر جو عظیم مظالم توڑے جارہے ہیں اس کی داغ بیل پاکستان کے مُلّاں نے ڈالی ہے۔ یہ وہ مجرم ہے جو خدا کے حضور جوابدہ ہوگا۔ اس دنیا میں بھی آپ دیکھیں گے کہ ایک دن آئے گا جب یہ مُلّاں اپنے ظلم اور تعدّی کی وجہ سے پکڑا جائے گا اور آخرت میں تو بہرحال اُن کو رسوا اور ذلیل ہونا مقدّر ہو چکا ہے سوائے اس کے کہ یہ توبہ کریں‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/نومبر 1990ء)

(باقی آئندہ)

لائبیریا (Liberia) میں دو مختلف مقامات پر

مساجد کے سنگ بنیاد کی بابرکت تقریب

معززین علاقہ کی شمولیت اور اظہار خوشنودی

(منصور احمد ناصر۔ جنرل سیکرٹری جماعت لائبیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لائبیریا کو دو مختلف مقامات پر نئی مساجد کی تعمیر شروع کرنے کی توفیق ملی ۔ یہ مساجد Tubmanburg اور Po-River کے مقامات پر تعمیر ہو رہی ہیں۔ ان کے سنگ بنیاد کی سادہ مگر پُروقار تقاریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ محترم امیر صاحب لائبیریا نے ملکی عاملہ کے چند ارکان کے ہمراہ ہر دو تقاریب میں شرکت فرمائی اور دعاؤں کے ساتھ دونوں مساجد کے سنگ بنیاد رکھے۔

Tubman Burg

پہلی تقریب ٹب مین برگ میں ہوئی ۔ یہاں بننے والی مسجد مکرم ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب انچارج احمدیہ مسلم کلینک منرو ویا اپنے ذاتی خرچ پر بنوا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ایک اینٹ پر دعا کرکے اس مسجد میں لگانے کے لئے عطا فرمائی۔ حضور انور کی دعا کردہ یہی اینٹ مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر و مشنری انچارج لائبیریا نے مسجد کی بنیاد کے پہلے پتھر کے طور پر رکھنے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد نائب امیر صاحب، صدر صاحب انصاراللہ ،صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ،صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور عاملہ کے دیگر ارکان نے سنگ بنیاد رکھے۔ چند دیگر معززین نے بھی سنگ بنیاد رکھ کر جماعت احمدیہ سے اپنی ہم آہنگی کا اظہار کیا۔

مکرم امیر صاحب نے اس موقع پر اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ مسجد خدا کا گھر ہے ۔ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہر بندے کے لئے کھلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسجد عبادتگاہ کے علاوہ دینی درسگاہ بھی ہے۔ اس مسجد سے تعلق جوڑنا آپ کے دینی علم میں اضافے کا باعث ہوگا۔ آخر پر امیر صاحب نے دعا کروائی اور یہ سادہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی ۔ تمام شرکاء کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

Po-River

دوسری تقریب مورخہ 16/ستمبر بروز اتوار Pro-River کے مقام پر منعقد ہوئی۔ یہ جگہ منرو ویا شہر سے 20 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں عین مین روڈ کے ساتھ جماعت احمدیہ لائبیریا نے 1999ء میں 12 ایکڑ رقبے پر مشتمل اراضی خریدی تھی۔ یہاں بننے والی مسجد کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ خلافت جوبلی کی یادگار کے طور پر بنائی جارہی ہے۔ امسال اس جگہ پر پرائمری سکول اور دو رہائش گاہیں بھی بنائی جائیں گی۔ مستقبل میں یہاں ایک ہسپتال اور بورڈنگ ہائی سکول بھی بنانے کا منصوبہ ہے۔

اس تقریب میں مکرم امیر صاحب لائبیریا اپنی عاملہ کے چند اراکین کے ساتھ شامل ہوئے۔ اس علاقہ کے گورنر نے بھی اس بابرکت تقریب میں شرکت کی اور مسجد کی تعمیر پر دلی خوشی کا اظہار کیا اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ امیر صاحب، نائب امیر صاحب اور دیگر اراکین عاملہ نے دعاؤں کے ساتھ سنگ بنیاد رکھے ۔مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں مساجد کی اہمیت اور افادیت بیان فرمائی اور گورنر اور علاقے کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

دونوں مساجد کا سنگ بنیاد رکھنے سے پہلے موقع پر ایک ایک بکرے کی قربانی کی گئی ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مساجد کی تعمیر کا کام بطریق احسن مکمل ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ ان مساجد کو اپنے مخلص اور سچے عبادتگزار بندوں سے بھر دے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

کام کی باتیں

پھلوں اور میوں سے علاج

❁...... اگر اخروٹ کے مغز کو پانی میں پیس کر چوٹ کے نشان پر لگائیں تو نشان ختم ہو جائے گا۔

❁...... سات عدد بادام پیس کر شکر کے ساتھ کھانے سے بلغم والی کھانسی ختم ہو جاتی ہے۔

❁...... آم کا ملک شیک پینے سے معدے کی گرمی ختم ہو جاتی ہے۔

❁...... انگور کھانے سے خون صاف ہوتا ہے۔ انگور قبض کشا اور جلد ہضم ہونے والا پھل ہے۔

❁...... چلغوزہ چھیل کر اس کا مغز نکالئے اور اس کو شہد میں ملا کر رکھ لیں۔ ایک چائے کا چمچہ ناشتہ سے پہلے کھالیں۔ پرانی کھانسی ختم ہو جائے گی۔

❁...... کشمش کھانے سے تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

❁......انار کا جوس پینے سے پیاس بجھتی ہے، جسم میں توانائی اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔

❁...... زعفران کو پیس کر شہد میں ملا کر کھانے سے گردے کی پتھری نکل جاتی ہے۔

❁❁❁❁❁

خدا کے دفتر میں سابقین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’پس وہ لوگ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کردیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کردیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی ۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے‘‘۔ (الوصیت)

ہے زندہ قوم وہ، نہ جس میں ضعف کا نشاں ملے!

جیو تو کامراں جیو

(مختلف معاشرتی مسائل کا نفسیاتی اور واقعاتی تجزیہ اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کا حل)

(ڈاکٹر امۃ الرقیب ناصرہ۔ جرمنی)

قسط نمبر 13

قوموں اور معاشرے کو مضبوط کرنے والے اچھے اخلاق

(الف) سچ بولنا (ب) انصاف کرنا (ج) معاف کرنا اور احسان کرنا (د) حسد سے بچنا۔

پچھلی اقساط میں جہاں ہم نے اخلاقی برائیوں پر بحث کی تھی وہاں جھوٹ سے بچنے پر بھی لکھا تھا۔ اس سلسلہ میں کچھ مزید باتیں یہاں بیان ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ۔ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاۗءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ

(الحج:31-32)

ترجمہ: بس چاہئے کہ تم بُت پرستی کے شرک سے بچو اور اس طرح اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو اور تم خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ اور جو اللہ کا شریک کسی کو بناتا ہے وہ آسمان سے گر جاتا ہے اور پرندے اس کو اُچک کر لے جاتے ہیں اور ہوا اس کو کسی دور کی جگہ پر پھینک دیتی ہے۔

جھوٹ کا سہارا وہ شخص لیتا ہے جسے خدا تعالیٰ کی توحید پر پورا یقین نہ ہو۔ یہ کمزور شخصیت کی علامت ہے۔ خدا تعالیٰ کو توحید کی بہت غیرت ہے۔ اس لئے خواہ ظاہری بتوں کا شرک ہو یا جھوٹ کا چھپا ہوا شرک ہو انسان اس سے اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ وہ آسمان سے زمین پہ گر جاتا ہے اور پرندے اس کو اُچک کر لے جاتے ہیں۔ یعنی قسم قسم کی بلائیں اس پر حملہ آور ہو جاتی ہیں اور وہ تباہی کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔

سچ انسان کو مضبوطی عطا کرتا ہے۔ سچ کا ایک رعب ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ قول سدید سے بات کرنے کو پسند کرتا ہے۔ کئی بار سچ بولنے کی وجہ سے بظاہر انسان مصیبت میں پڑ جاتا ہے مگر آخری فتح سچ کی ہوتی ہے۔

ہمارے میڈیکل کالج کے امتحان میں ایک بار سب شاگردوں سے زبانی امتحان میں چند چیزوں کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا جو ایک ترتیب سے رکھی ہوتی تھیں۔ ان بوتلوں میں رکھی چیزوں کو دیکھ کر یا سونگھ کر ہم نے بتانا تھا کہ کس بوتل میں کیا ہے۔ ایک لڑکی نے جب ان چیزوں کے نام بتائے تو پروفیسر صاحب نے کہا۔ مَیں نے یہ انتظام کیا تھا کہ ہر امتحان دینے والی لڑکی اس طرح باہر جائے کہ وہ باقی لڑکیوں کو نہ بتا سکے کہ اندر کونسی چیزیں پوچھی جا رہی ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے تمہیں کسی نے بتا دیا تھا کیونکہ تم نے نام صحیح بتائے ہیں لیکن ترتیب غلط بتائی ہے کیونکہ مَیں ہر بار ترتیب بدل دیتا ہوں سچ سچ بتاؤ تمہیں کس نے نام بتائے ہیں۔ اُس نے کہا کہ آپ اس کو اور مجھے فیل تو نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا سچ بولو گی تو فیل نہیں کروں گا۔ اُس نے بتا دیا کہ فلاں لڑکی نے باہر جاتے جاتے اشارے سے مجھے سارے نام بتائے تھے۔ انہوں نے کہا آئندہ ایسا کیا تو دونوں کو فیل کر دوں گا مگر اس بار انہوں نے اُس کے سچ بولنے کی وجہ سے دونوں کو پاس کر دیا۔

مگر یاد رہے کہ سچ بولنے کا مطلب کسی کا دل دکھانا ہرگز نہیں ہوتا۔ مثلاً کسی بچے کی آواز میں زیادہ نغمگی نہیں ہے اس کی نظم کا ترنم خوبصورت نہیں ہم اس کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ بیٹا آپ تقریر کر لو۔ میرا خیال ہے نظم سے زیادہ آپ تقریر اچھی طرح کر سکتے ہو یا آپ مزید تیاری کر لو۔ اس طرح اُس کا دل نہیں دُکھے گا۔ لیکن اگر ہم اسے کہہ دیں کہ نہیں تم نظم نہیں پڑھ سکتے تمہاری آواز اچھی نہیں ہے تو بظاہر یہ ایک سچ ہے مگر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک طرح سے کسی کو تکلیف پہنچانے والا بے موقع اور بے محل سچ ہے۔ اگر وہ بچہ کمزور شخصیت کا ہے تو اس کا بے حد نقصان ہو جائے گا۔ ہماری ایک لجنہ ممبر نے کسی بچی کو کہا تمہاری آواز اچھی نہیں تم بیٹھ جاؤ تم نظم نہیں پڑھ سکتی۔ اُسکی والدہ نے کہا میری بچی اس دن سے پروگرام میں حصہ لینا ہی نہیں چاہتی۔ میں نے ممبر لجنہ صاحبہ کو کہا پلیز بچوں کو ایسا مت کہیں۔ انہوں نے کہا بچوں کو مضبوط ہونا چاہیے کہ وہ ہر بات برداشت کریں۔

یہ درست ہے کہ بچوں کو ضرور مضبوط ہونا چاہئے مگر بچوں کی مضبوطی کا امتحان لینے کے لئے ہمیں اس طرح نہیں کہنا۔ ہم اچھے طریقے سے کہیں تا کہ بچے بھی اچھا طریق سیکھ لیں ورنہ کل کلاں سچ کے نام پر یہ بچے لوگوں کے دلوں کو زخمی کریں گے۔

سچ بولنے کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو اپنے راز بتاتے پھریں۔ جو لوگ کمزور شخصیت کے ہوتے ہیں ان کے لئے اپنے اور دوسروں کے راز چھپانا بے حد مشکل ہوتا ہے۔ وہ شدید عدم تحفظ کی وجہ سے اپنے راز خود ہی فاش کر دیتے ہیں۔ مثلاً کسی کو کہیں گے دیکھو مجھے خوف ہے کہ کوئی میرا کام خراب کر دے گا۔ دیکھو کسی کو مت بتانا کہ میں یہ کام کرنے لگی ہوں۔ اب اگر جس کو بتایا جائے وہ کمزور عورت ہو تو وہ دوسری کو بتائے گی اور وہ تیسری کو یوں وہ راز راز نہ رہے گا بلکہ زبان زد عام ہو جائے گا۔

دوسرے کے راز آگے بتانے والے امین نہیں ہوتے بلکہ ایسا کرنا خیانت ہے اور خدا تعالیٰ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ جو لوگ دوسروں کے ایسے راز جو نہیں بتانے چاہئیں بتا دیتے ہیں وہ کمزور بھی ہیں اور گنہگار بھی ہیں۔ مضبوط انسان امین ہوتا ہے۔

قرآن کریم نے ایسے خفیہ مشوروں کی مذمت فرمائی ہے جو گناہ اور زیادتی پر مبنی ہوں، جن میں دوسروں کو نقصان پہنچانا مقصود ہو۔ مثلاً اگر آپ کو معلوم ہو گیا کہ ایک انسان کسی کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ اگر آپ دوسرے انسان کو بچانے کے لئے اس طرح بتائیں کہ فساد نہ پڑے مگر وہ انسان جس کی تباہی کا منصوبہ ہے وہ بچ بھی جائے تو یہ اچھی بات ہے۔

ڈاکٹرز، حکماء، اطباء کے اخلاقی ضابطوں میں یہ بات بہت اہم ہے کہ وہ اپنے مریضوں اور زیر علاج لوگوں کے رازوں کی حفاظت کریں۔ جیسے ہم دنیاوی معاملات میں خدا کی رضا کے لئے راز رکھتے ہیں اور سچ کے نام پہ پردے فاش نہیں کرتے اسی طرح دینی معاملات میں بھی ہمیں راز رکھنے ہوں گے۔ یہ بات ہمیں مضبوط کرے گی، ہماری قوم اور ہمارے ملک کو مضبوط کرے گی۔ انشاء اللہ۔

انصاف کرنا، احسان کرنا اور معاف کرنا

انصاف کرنے، انصاف کو قائم کرنے اور احسان کرنے سے مضبوطی آتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”خلافت کے فرائض میں سے انصاف کرنا اور انصاف کو قائم کرنا ایک بہت بڑا فرض ہے اس لئے جماعتی عہدیدار بھی اس ذمہ داری کو سمجھیں۔ انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا ان کا اولین فرض ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 نومبر 2006ء)

جماعتی عہدیداروں کے پاس بہت سے ایسے معاملات آتے ہیں جہاں انصاف اور ہمدردی سے کام لینا ہوتا ہے۔ دنیاوی معاملات میں اگر کسی سے غلط فیصلہ ہو جائے تو کئی لوگوں کو نقصان ہوتا ہے مگر اگر دین کے معاملے میں کسی عہدیدار سے غلط فیصلہ ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ جس کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے اس کا ایمان چلا جائے۔ اس طرح وہ تو دونوں جہانوں سے گیا اور اگر کسی نے لاپرواہی سے غلط فیصلہ کیا تو وہ بھی خطا کار رہے۔

انصاف یہ بھی ہے کہ ہم جماعتی امانتیں ان کے اہل لوگوں کے سپرد کرنے کی کوشش کریں۔ عہدیدار چنتے وقت یہ دیکھیں کہ کون تقویٰ میں زیادہ ہے۔ اور پھر یہ بھی انصاف کا تقاضا ہے کہ محض تعصب کی وجہ سے کسی کو کام سے پیچھے کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ہاں اگر کوئی ماحول کو خراب کرنے والا، ڈسپلن کو خراب کرنے والا یا اطاعت کرنے والا نہ ہو تو اس سے بچا جائے مگر اس کے لئے دعا ضرور کریں اور سچی ہمدردی اور حکمت عملی سے اس کی تربیت کرنے کی کوشش کریں۔

جو لوگ بے انصافی کرتے ہیں، صرف اپنے آپ کو نمایاں کر کے پیش کرتے ہیں اور دوسروں کو کمزور کر کے پیچھے کرتے ہیں اور قواعد کی آڑ لے کر دوسروں کے کام میں رکاوٹ ڈالتے ہیں کچھ عرصہ تک خدا تعالیٰ ان کو مہلت دیتا ہے اس کے بعد کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اچانک خدا تعالیٰ ان کو پیچھے کر دیتا ہے۔

جو لوگ ایسے مضبوط لوگوں کے ساتھ جماعتی ذمہ داری ادا کر رہے ہوتے ہیں اگر ان کو لگے کہ ان کو کمزور کیا جا رہا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے رو رو کر ان کے لئے اور اپنے لئے دعا کریں لیکن کمزور نہ ہوں۔ یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ اس طرح انسان کی اپنی بھی اصلاح ہو جاتی ہے اور اسے اپنی غلطی نظر آنے لگتی ہے۔ جس سے شکایت ہو اس کی اصلاح ہو جاتی ہے یا پھر خدا تعالیٰ اس کو بدل دیتا ہے۔ اگر کسی کے ساتھ بے انصافی ہو رہی ہو یا کسی کو لگے کہ اس کو مسلسل کمزور کیا جا رہا ہے اور کام میں رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے تو وہ متعلقہ عہدیدار کے بارے میں جہاں مناسب جگہ پہ شکایت لگانی ہو صرف وہاں لگائے لیکن اِدھر اُدھر باتیں نہ کرے۔ اس سے کمزور لوگوں کا ایمان خراب ہوتا ہے۔ شکایت لگانے سے پہلے بہت بہتر ہے کہ انسان کچھ صدقہ دے دے اور استخارہ کر لے کیونکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو شکایت لگانے والا ہوتا ہے بعض دفعہ اس کی اپنی بھی کوئی بہت بڑی غلطی ہوتی ہے اور شکایت کا اُس کو نقصان ہو سکتا ہے یا یہ بھی ہوتا ہے کہ جس کی شکایت لگائی جاتی ہے اُس کی کوئی نیکی اللہ کو پسند ہوتی ہے اور ابھی خدا اس کو بچانا چاہتا ہے۔ اس لئے شکایت لگانے والے کو بھی نقصان ہو سکتا ہے مگر جہاں ایمرجنسی ہو اور جماعتی مفاد میں یہ ہو کہ ہمیں ضرور بات پہنچانی چاہئے تو ضرور پہنچا دیں انسان اپنا نقصان برداشت کر لے مگر جماعتی نقصان پہ کوتاہی اور بزدلی نہ دکھائے اور دعا ضرور کرے۔

یہ بھی انصاف کے خلاف ہے کہ جہاں کوئی جماعتی عہدے دار سے معمولی غلطی ہو گئی وہاں فوراً شکایت لگا دی جائے اور اگر وہ اچھا کام کرے، بہت محنت کرے تو اسے بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ جو اچھا کام کرے اور بہت محنت کرے وہ یقیناً اللہ کے لئے کرتا ہے لوگوں کی تعریف کے لئے نہیں کرتا لیکن اگر بندوں کا شکر گزار ہونے کے لئے اسے تعریفی کلمات کہہ دیں تو اسے حوصلہ عطا ہوتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض عہدیدار اس لئے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ تو بہت بے انصافی ہے کہ ہم نے بہت محنت کی ایک پروگرام کروایا یا کلاس کروائی اور لوگ ہیں کہ تنقید کئے جا رہے ہیں۔ یہ بھی کمزوری کی علامت ہے۔ جب آپ واقعۃً خدا کی خاطر محنت سے اپنے فرائض کو انجام دے رہے ہیں تو پھر لوگوں کی تنقید کا بُرا منا کر خدمت سے اپنے آپ کو محروم کر لینا ہرگز عقلمندی نہیں۔ اگر تنقید بلا جواز ہے تو اس کا بُرا منانے کی ویسے ہی ضرورت نہیں۔ اور اگر تنقید سچی ہے تو اس سے فائدہ اٹھا کر آئندہ بہتر پروگرام ترتیب دئے جا سکتے ہیں۔

جو لوگ محض اعتراض کے ڈر سے عہدہ نہیں لیتے اور خدمت سے احتراز کرتے ہیں مَیں ان کو ایک مثال دیتی ہوں کہ اگر تم ایسے شہر میں رہتے ہو جہاں ایک بدمزاج ڈاکٹر ہو اور تمہارے کسی عزیز کو ایسی تکلیف ہو کہ صرف اسی سے علاج کروانا پڑے تو تم کیا کرو گے؟ کیا اس کی بدمزاجی کی وجہ سے اپنے عزیز کو خدانخواستہ

مرنے دو گے؟ نہیں تم اس کے دروازے پر بیٹھ جاؤ گے اور کہو گے کہ ہمیں جو مرضی کہو لو مگر اس کا علاج کرو۔ تو جو لوگ بلا وجہ تنقید کرتے ہیں وہ بھی ہمارے پیارے عزیز ہیں۔ ہم نے اپنے خدا کے عزت والے چہرے کا نور لینا ہے اس لئے ان عزیزوں کی کڑوی باتیں برداشت کریں اور ان کی روحانی صحت کی فکر کریں۔ بہتر یہ ہے کہ ہر پروگرام کے بعد متعلقہ عہدیدار انتظار کریں کہ اگر کچھ لوگ ان کو فون کریں اور کہیں کہ یہ آپ نے کیا پروگرام کروایا تھا؟ کھانا ایسا تھا؟ پروگرام لمبا تھا یا بہت چھوٹا تھا تو اس کو نارمل لیں اور پریشان نہ ہوں۔ کئی بار تنقید سے ہمارا کام بہتر ہو جاتا ہے۔ تنقید سے حوصلے پست نہ کریں، اپنے پر ترس نہ کھائیں۔

انصاف یہ بھی ہے کہ ہمارے سپرد جو ذمہ داریاں ہوں چاہے جماعتی یعنی دینی ذمہ داریاں ہوں یا دنیاوی ان کو اچھی طرح سے ادا کریں۔ احسان یہ ہے کہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے معمول سے بڑھ کر محنت کرے اس طرح جیسے خدا تعالیٰ سامنے کھڑا ہے۔

ایک بار ایک لڑکی اپنی ملازمت کی جگہ پر دیر سے پہنچتی تھی۔ کچھ لوگوں نے شکایت کر دی کہ یہ ٹھیک طرح سے ملازمت نہیں کرتی۔ وہ اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتی تھی اور وہ اپنے پر بہت ترس کھاتی تھی۔ اس نے کہا مجھے یہ مسئلہ ہے، وہ مسئلہ ہے۔ اس لئے میں لیٹ آتی ہوں۔ انتظامیہ نے اس کا عذر مان لیا اور نوکری پہ بحال رکھا مگر شکایت کرنے والے نے کہا کوئی بات نہیں ان کو اللہ بتائے گا کہ یہ غلط کر رہی ہے۔ پھر ایسا ہوا کہ اس کی ملازمت جاتی رہی۔ گھر پیسہ کچھ نہ رہا۔ اس کو دوسرے ملک جانا پڑا جہاں اس کی ڈگری کاغذ کا ٹکڑا بن کر رہ گئی، اس کی کوئی قدر و قیمت نہ رہی۔ تو اپنی ذمہ داریاں ٹھیک سے ادا کریں یہ بھی مضبوط کرنے والی بات ہے۔ جو لوگ اپنی ذمہ داریوں کو ٹھیک طرح ادا نہیں کرتے ان کو اور ان کے خاندانوں کو کئی بار بے حد نقصان ہوتا ہے۔ خاص طور پر اگر جماعتی عہدہ ملے اور اس کی ذمہ داریاں اچھی طرح ادا نہ کریں تو یہ بے حد خطرناک بات ہے۔

یہی ہے دین میں اصول جان توڑ کر لڑو

انسان ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرے پھر اگر نہ کر سکے تو امانت کو اس کے اہل کے حوالے کر دے۔ کبھی کبھی لوگ یہ کہتے ہیں کہ جماعتی مصروفیات کی وجہ سے ہمارے بچے نظر انداز ہوئے اور ان کی تربیت میں کمی رہ گئی۔ ایسا نہیں ہوتا وہ کمی اس لئے ہوتی ہے کہ ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھایا نہیں ہوتا۔

اگر ہم ہر جگہ ہر رشتے سے ہر معاملے میں دوسروں کے ساتھ انصاف کرنے کی کوشش کریں گے تو خدا تعالیٰ ہمیں مضبوطی عطا کرے گا اور جس سے ہمارا معاملہ درپیش ہوگا خدا تعالیٰ وہاں اپنے فرشتوں کے ذریعے مدد کرے گا۔

میں ایک ایسی عورت کو جانتی ہوں جو انصاف کے لئے اپنی معمولی حیثیت کے مطابق حقیر حقیر سی کوشش کچھ جگہوں پر کرتی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسا سامان کیا کہ اُس کے دو تین مقدمات میں جو جج تھے وہ انصاف کرنے والے تھے۔ ایک مقدمے میں جج نے اُسے کہا کہ مجھ پہ بہت دباؤ ہے کہ میں تمہارا اسائلم کیس منظور نہ کروں مگر میرا ضمیر نہیں مانتا اس لئے میں فیصلہ نہیں دے رہا۔ میں تمہیں دوبارہ بلاؤں گا، پھر بلاؤں گا۔ اس طرح خدا نے اُسے ویزا دلوا دیا۔ اُس کے ایک اور مقدمے میں جج نے اُسے کہا مجھے تمہاری بات پسند نہیں آئی مگر مجھے لگ رہا ہے کہ تم سچ بول رہی ہو۔ اس لئے میں تمہارے حق میں فیصلہ دے رہا ہوں حالانکہ مجھ پہ دباؤ ہے کہ میں تمہارے حق میں فیصلہ نہ دوں۔ تم جرمنوں کے اس احسان کو یاد رکھنا۔

جو لوگ دوسروں کے ساتھ انصاف کا معاملہ نہیں کرتے اور دوغلے معیار رکھتے ہیں ان کے انصاف کے معیار اپنے لئے بہت اچھے اور دوسروں کے لئے بہت برے ہوتے ہیں بالآخر ایسے لوگ، ایسے گھر، ایسے خاندان بے حد کمزور ہو جاتے ہیں چاہے وہ کتنے ہی مضبوط کیوں نہ ہوں۔ یہ مکافات عمل سے ہوتا ہے۔

ایک بہت مضبوط خاندان کی بہو کمزور تھی اور یتیم تھی وہ بیمار ہو گئی اُسکے شوہر اور سسرال نے لاپرواہی کی اور علاج ٹھیک سے نہ کروایا۔ اپنے پیسے بچاتے رہے اور وہ سسرال میں پیسے مانگتی رہی مگر کسی نے مدد نہ کی اور وہ مر گئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ان کی بیٹی یعنی اس مرنے والی کی نند اسی بیماری میں مبتلا ہوئی۔ اپنی بیٹی کے لئے خاندان والوں نے پانی کی طرح پیسہ بہایا مگر وہ اس بیماری سے ہی مر گئی۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ وہ مضبوط ہو تو وہ عدل کرے اور عدل کو پھیلائے۔ پہلے عدل ہے اور پھر احسان ہے۔ انسان اگر خوب مضبوط ہونا چاہتا ہے تو عدل سے بڑھ کر احسان کا معاملہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ خدا تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ بھلا جس سے اللہ محبت کرے وہ کمزور کیسے رہ سکتا ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں آج کے زمانے میں لوگوں پر احسان کرنا بیوقوفی ہے۔ وہ سوچیں کہ کیا سارے انبیاء اور نیک لوگ بہت زیادہ عقل نہیں رکھتے؟ وہ ساری دنیا سے زیادہ عقل والے اور مضبوط ہوتے ہیں اور تمام انبیاء اور نیک لوگوں نے ہمیشہ احسان کی روش کو اپنایا ہے بلکہ احسان سے بڑھ کر اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کی صفت کو اپنایا ہے۔ احسان یہ بھی ہے کہ کسی کو کسی سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کو معاف کر دے اور اگر تکلیف دینے والے کو مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرے۔ اس طرح انسان میں بے حد مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ اصول بتایا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری خطائیں معاف کرے تو تم لوگوں کو معاف کرو اور ان کے تکلیف دہ رویے کے باوجود احسان کرو تا کہ خدا تمہیں معاف کرے اور تم پہ اپنا فضل نازل کرے۔ معاف کر کے دوبارہ احسان کا معاملہ کرنا انسان کو از حد مضبوط کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (النور:23)

ترجمہ: اور تم میں سے دین و دنیا میں فضیلت رکھنے والے اور کشائش رکھنے والے لوگ قسم نہ کھائیں کہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کے رستہ میں ہجرت کرنے والوں کی مدد نہ کریں گے اور چاہئے کہ وہ عفو سے کام لیں اور درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرے اور اللہ بہت معاف کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

''اکثر لوگ اخلاق اور مذہب کو الگ الگ سمجھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اخلاقی کمزوریاں ہوں تو اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر نماز ہم نے پڑھ لی تو اس کے بعد اگر کسی کو تھپڑ مار لیا یا کسی کا روپیہ لوٹ لیا یا کسی سے رشوت لے لی یا کسی پر ظلم کر لیا یا کسی پر سختی کر لی تو کیا ہے ہم نے نماز تو پڑھ لی ہے اللہ تعالیٰ کو کافی رشوت دے دی ہے اللہ میاں اور ہم سے کیا چاہتا ہے۔ مگر اسلام اس پر زور دیتا ہے کہ خواہ سیاسی امور ہوں، خواہ اقتصادی ہوں اپنے محرکات کے لحاظ سے سب کے سب دین کا ہی حصہ ہوتے ہیں اور دین کو بڑھاتے یا کم کرتے ہیں، عبادت کو اچھا یا خراب بناتے ہیں۔ اور قومی کام بھی اسی طرح اخلاق کی حکومت کے نیچے ہیں جس طرح انفرادی احکام ہیں۔ یہ ایک ایسا اعلیٰ درجہ کا اصل ہے جس میں اسلام دوسری قوموں سے بالکل ممتاز ہے''۔

(تقریر سیر روحانی نوبت خانے صفحہ نمبر587)

پھر حضرت مصلح موعودؓ مزید فرماتے ہیں۔

''اگر قوم چاہتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول ہو تو اُسے قومی اور سیاسی طور پر بھی سچ بولنا پڑے گا۔ اسے قومی اور سیاسی طور پر بھی قوموں کے ساتھ حسن سلوک کرنا پڑے گا۔ اور اگر افراد چاہتے ہیں کہ ان کے ملک محفوظ رہیں اور ان کی عزت قائم رہے تو انہیں انفرادی حقوق کے علاوہ قومی طور پر بھی حقوق ادا کرنے پڑیں گے۔ تو یہ نمایاں فرق ہے اسلام میں اور دوسرے مذاہب میں۔ دوسرے مذاہب میں یہ بات نہیں''۔

(تقریر سیر روحانی نوبت خانے صفحہ نمبر588)

(باقی آئندہ)

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والی ظالمانہ کارروائیاں

(رپورٹ مرتبہ: آصف محمود باسط)

خان پور، ضلع رحیم یار خان:

جنوبی پنجاب میں واقع ضلع رحیم یار خان جماعت احمدیہ کی مخالفت میں پیش پیش رہا ہے۔ مخالفین نے جماعت کے خلاف ہمیشہ محاذ آرائی کی ہے، جس کے نتیجہ میں بہت سے دیگر نقصان کے علاوہ کئی معصوم احمدیوں کو شہید بھی کیا گیا۔ اس ضلع کی تازہ ترین صورتحال کی ایک جھلک ذیل میں درج ہے:

✿......مخالفین نے شہر کی سائیکل مارکیٹ میں دوکان چلانے والے دو احمدیوں کا بائیکاٹ کر دیا۔ یہ تحریک چلانے والا تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والا حافظ بلال احمد ہے۔ اس نے مارکیٹ کے دیگر دوکانداروں سے حلف لیا کہ وہ ان دونوں احمدیوں کا مقاطعہ کریں گے۔ اس اقدام سے اور اس کی دیگر حرکات سے ماحول انتہائی کشیدہ رہا۔

✿......ضلع رحیم یار خان کے ایک قصبہ سہ جاہ کے مُلّاں نے جھوٹا پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے کہ احمدی ایک منظم طریق سے مقامی ''مسلمانوں'' کو ربوہ لے جاتے ہیں جہاں انہیں اپنی ''کافرانہ'' تعلیمات سے آگاہ کر کے ان کو تبلیغ کرتے ہیں۔ مُلّاں نے دھمکی دی کہ ایسے کاموں میں ملوث احمدیوں کو اغواء کر لیا جائے گا۔ اُس نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ احمدیہ مسجد کے منارے گرا دیئے جائیں۔ اس صورتحال سے ماحول بدامنی کا شکار رہا۔

✿...... محمد اشرف نامی ایک احمدی دوست گزشتہ دس برس سے ایک مقامی دواخانہ چلا رہے ہیں۔ اس شریف اور بے ضرر احمدی دوست کو دھمکیاں موصول ہوئی ہیں کہ وہ لفظ ''محمد'' کا اپنے نام کے حصہ کے طور پر استعمال کرنا ترک کریں، یا نتائج کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہیں۔ حال ہی میں جب محمد اشرف صاحب کو دو روز کی رخصت پر جانا پڑا تو ان کی غیر موجودگی میں شرپسند عناصر نے حاضری رجسٹر میں سے چھ ماہ کی حاضریوں میں سے ان کے نام سے محمد کا لفظ کاٹ دیا۔ یعنی فروری 2007ء سے جولائی 2007ء تک کی روزانہ لگائی جانے والی حاضریوں میں سے ان کے نام کے ساتھ لگا نام ''محمد'' حذف کر دیا گیا۔

✿......ایک مقامی غیر از جماعت جناب اصغر صاحب احمدی احباب کے ساتھ دوستانہ مراسم رکھتے ہیں۔ انہیں ایک خط موصول ہوا جس کا ایک حصہ یہ تھا: ''احمدی کافر ہیں اور واجب القتل ہیں۔ ان کے ساتھ کسی بھی طرح کا تعلق رکھنے والا بھی کافر اور واجب القتل ہے''۔

✿......حال ہی میں مقامی مخالفین نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تصویر شائع کی جس کی پشت پر انتہائی نفرت انگیز کلمات درج کے بطور پراپیگنڈا، اسے علاقہ بھر میں تقسیم کیا گیا۔

✿......مقامی مُلّاؤں نے چک 65۔پ کے مقام پر بر سر عام ایک احمدیہ مخالف جلسہ منعقد کیا جس میں انتہائی اشتعال انگیز تقاریر کی گئیں۔

✿......مُلّاؤں نے دو مقامی غیر از جماعت افراد، محمد حسین اور غلام فرید کے بارہ میں افواہ اڑائی کہ ان دونوں کو جماعت احمدیہ نے دس، دس لاکھ روپے اور شادی کے لئے دوشیزاؤں اور کاروبار کی لالچ دے کر انہیں احمدیت میں شامل ہونے کی دعوت دے رکھی ہے۔ یہ افواہ پھیلانے کے بعد مُلّاؤں نے ان دونوں پر دباؤ ڈالا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کروائیں۔ زیادہ دباؤ پر دونوں نے ملاؤں کو برملا بتا دیا کہ اگر اب بھی دباؤ ڈالا گیا تو وہ اُلٹا ان مُلّاؤں کے خلاف پولیس رپورٹ درج کروا دیں گے۔ اس پر ان انتہا پسند مُلّاؤں کو کچھ عقل آئی اور انہوں نے یہ معاملہ ختم کیا۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور
از صفحہ نمبر 16

دنیا ،تمام سرزمین میرے لئے مسجد کی طرح بنا دی گئی ہے۔اس کے معنی ہم یہ کرتے ہیں کہ جب ،جہاں بھی مسلمان چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔ ہر جگہ یہ زمین جو اللہ تعالیٰ کی ہے پاک ہے ۔ جہاں ادائیگی کا وقت ہو وہاں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔لیکن پھر مساجد کی کیا خصوصیت ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کے گھر کی خصوصیات ہیں ان میں سے اہم باتیں یہ ہیں ۔ایک اللہ کی عبادت کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کیا جائے۔ یہ بات ہر احمدی کو ہر وقت پیش نظر رکھنی چاہئے کہ صرف مساجد ہی نہیں ہیں جہاں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا ہونے ہیں بلکہ یہ جو دنیا ہے تمام زمین جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے اس میں ہر احمدی کو اس مقصد کو پیش نظر رکھنا چاہئے جو اس کی پیدائش کا مقصد ہے کہ عبادت کرنا، خدا تعالیٰ کی یاد کرنا۔ جہاں اس کی عبادت کرنا یادر ہے وہاں اس کے بندوں کی خدمت کرنا بھی اس کو یادر ہے۔مسجد ایک خاص عمارت اس لئے بنائی جاتی ہے تا کہ ایک سمبل (Symbel) بن جائے ،ایک نشان بن جائے حقوق اللہ ادا کرنے کے لئے حقوق العباد ادا کرنے کے لئے۔ وہی اعمال جو انسان عام اپنی زندگی میں کرتا ہے اور کرنے چاہئیں ان کو ایک جگہ جمع ہو کر ادا کیا جائے ۔ ایک جگہ جمع ہو کر ادا کرنے کے لئے دعا کی جائے تا کہ اس میں ایک مضبوطی پیدا ہو۔ جماعت ایک ہو کر ایک طرف چلنے والی ہو۔ ایک جگہ جمع ہو کر اللہ کے حضور اپنی دعاؤں میں گڑگڑانے میں زیادہ شدت پیدا کرے اور یہ اظہار ہو کہ ہم ایک ہو کر اب اے خدا تیری عبادت کرنے والے بھی بنیں گے اور بن رہے ہیں۔ان کا حلقہ صرف ایک مسجد محمود ہی نہیں ہے بلکہ یہ تمام دنیا ہے۔ اور تیرے دوسرے احکامات پر عمل کرنے والے بنیں گے اور بن رہے ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمام دنیا میرے لئے مسجد، تمام زمین میرے لئے عبادت کی جگہ بنا دی گئی ہے۔اس میں صرف یہ (بات) ہے کہ دنیا میں انفرادی طور پر ایک خاندان اپنے طور پر ایک گھر اپنے طور پر عبادت کر رہا ہے۔ایک جگہ اکٹھے ہو کر، جمع ہو کر ہر خاندان ، ہر ملک کا باشندہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کر رہا ہے اور جیسا کہ امیر صاحب نے بتایا کہ اس جگہ کو، اس شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں مختلف ممالک کے لوگ جمع ہیں ۔عرب بھی ہیں ،افریقن بھی ،ایشین بھی یورپین بھی ہیں تو یہ سب جمع ہو کر ایک عہد کرتے ہیں کہ صرف انفرادی طور پر ہی نہیں یا ایک گھر کے افراد کے طور پر ہی نہیں یا ایک خاندان کے طور پر نہیں بلکہ ہم جمع ہو گئے ہیں ایک جماعت کے طور پر اور اب ہم نے اپنی عبادات کو بھی ،اپنے حقوق کو بھی ایک دھارے میں ڈال لیا ہے اور اسے ڈھالنے کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس اکائی ،اس وحدانیت کو قائم رکھے اور جہاں ہم واحد خدا کے آگے جھکنے والے ہیں وہاں جماعت کی جو اکائی ہے اس کو بھی قائم رکھنے والے بنیں تا کہ پھر Streamline ہو کر، ایک دھارا بن کر ہم اردگرد اپنے ماحول میں بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے بنیں ۔اس تاثر کو دنیا میں غلط ثابت کرنے والے بنیں کہ اسلام میں شدت پسندی یا سختی یا جبر ہے اور اس پیغام کو پھیلانے والے بنیں کہ ان میناروں سے جو مسجد کے مینارے ہیں اس عمارت سے جو مسجد کے لئے مخصوص کی گئی ہے روشنی کا، محبت کا اور امن کا پیغام ہر جگہ پھیلتا ہے اور یہ بات ہمارے عمل سے بھی ظاہر ہو رہی ہو کہ کس طرح ہم ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ دعا کرتے ہیں ،اپنی عبادات کو اور اپنے اعمال کو ایک خدا کی خاطر ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں ۔جب یہ پیغام دعا کے ساتھ آپ دنیا کو پہنچائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو اس ماحول میں جہاں مختلف قومیتوں کے لوگ آباد ہیں، جماعت میں بھی بڑی تیزی سے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور حسین تعلیم کا پیغام پہنچنا شروع ہو جائے گا ۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اس سوچ کے ساتھ اپنی اس مسجد کو آباد رکھیں ۔آپس کے تعلقات بھی ٹھیک ہوں ۔آپ کی عبادتوں کے معیار بھی بڑھیں اور آج کل کا ماحول آپ سے جو مطالبہ کر رہا ہے، جہاں ہر ایک دنیاداری کی طرف پڑا ہوا ہے اور اپنے خدا کو بھول گیا ہے اس کو بھی ایک خدا کے آگے لانے والے اور اس کے آگے جھکانے والے بنیں۔اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور تمام احباب جماعت جو وہاں موجود تھے ان کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ حضور انور مستورات کی طرف بھی تشریف لے گئے ۔ اپنے آقا کو وہاں موجود پا کر بچیوں نے دلکش ترانے اور نغمے گائے ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں میں بھی چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

حضور انور نے عمارت کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور پھر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے ۔ تین بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور نے ایک پودا لگایا اور اس کے بعد دوبارہ مسجد محمود میں تشریف لے گئے ۔ وہاں عہدیداران کو فوٹو بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔ چار بج کر پچیس منٹ پر مسجد بیت المقیت Wabern کی طرف روانگی ہوئی۔ کاسل سے وابن قریباً دس کلومیٹر کی مسافت پر ہے ۔روانگی سے پہلے سڑک کی ایک طرف خواتین اور بچیاں اور دوسری طرف احباب جماعت کھڑے ہو گئے ۔بچیوں نے ترانے پڑھے اور احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور اپنی گاڑی میں سوار ہو گئے ۔ اس طرح حضور انور اپنے اہل قافلہ کے ہمراہ اپنے عشاق کے درمیان سے گزرے اور احباب نے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے آقا کو الوداع کیا۔ موسم کی شدت کے باوجود مرد وخواتین، بچے، بوڑھے اور نوجوان اپنے آقا کی موجودگی کا فیض پانے کے لئے ہمہ وقت وہاں موجود رہے۔

مسجد بیت المقیت

وابن (Wabern) آمد

اس وقت شام کے پانچ بج چکے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلے کی گاڑیاں موٹروے سے نیچے اتریں۔ مسجد کا خوبصورت مینارہ اور گنبد دور سے ہی نظر آنے لگ گیا ہے۔اس وقت بادل چھٹنے سے موسم بڑا خوشگوار ہو گیا ہے ۔اپنے آقا کا استقبال کرنے کے لئے مرد وخواتین ، بچے ، بوڑھے اور جوان مسجد سے باہر موجود ہیں۔ حضور انور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے ۔ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا جبکہ ایک بچی نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ احباب جماعت نے بڑے والہانہ انداز میں حضور انور کو اھلاً وسہلاً کہا۔ بچیوں نے دلکش ترانے گائے اور جرمنی کے پرچم کے رنگوں پر مشتمل غبارے بھی فضا میں چھوڑے جو بہت خوبصورت منظر پیش کر رہے ہیں۔

افتتاح ''مسجد بیت المقیت''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد سے باہر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اس کے بعد مسجد کے اندر تشریف لے گئے ۔مسجد کے بعض حصوں کا جائزہ لے کر نماز عصر پڑھائی اور مسجد کا افتتاح فرمایا۔ نماز کے بعد حضور انور کی اجازت سے باقاعدہ ایک تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم باسط احسن صاحب نے سورۃ البقرۃ کی آیت 128 تا 130 کی تلاوت کی اور جرمن ترجمہ پیش کیا۔ اس کا اُردو ترجمہ مکرم مشہود احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس مسجد کے بارہ میں مختصر تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ آج وہ دن آ گیا ہے جب ہم یہاں دوبارہ حضور انور کی موجودگی میں جمع ہوئے ہیں۔ اس پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں ۔ اس مسجد کی تعمیر پر وقت زیادہ لگا ہے لیکن مَیں اس بات کا گواہ ہوں کہ اس کی تعمیر میں کچھ تکنیکی مسائل تھے ۔ یہ چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں ہمیں مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن یہ مخالفت کھل کر نہیں ہوئی بلکہ پس پردہ تھی۔ بہر حال جماعت نے اسے Face کیا اور اس کے اچھے نتائج نکلے۔

یہ مسجد اپنی طرز تعمیر کے لحاظ سے منفرد ہے جو Clay یعنی مٹی کی چھوٹی اینٹوں سے بنائی گئی ہے اس کی تعمیر میں کسی کنسٹرکشن کمپنی کی خدمات نہیں لی گئیں بلکہ تمام کام احمدی کاریگروں نے خود ہی کیا ہے۔ جس جگہ یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ ستمبر 2003ء میں یہ جگہ 53,589 یورو میں خریدی گئی تھی۔ مئی 2003ء میں اس کی باقاعدہ تعمیر کی اجازت ملی ۔ پلاٹ کا رقبہ تین ہزار مربع میٹر ہے جس میں سے 337 مربع فٹ مسقّف حصہ ہے ۔ایک مینارہ جس کی بلندی 8.50 میٹر اور گنبد 9 مربع میٹر ہے۔ اس مسجد میں 220 افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔

تقریب تقسیم اسناد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کی تعمیر میں نمایاں کام کرنے والے افراد کو ازراہ شفقت یادگاری اسناد عطا کیں ۔جن خوش نصیبوں کو حضور انور کے اپنے دست مبارک سے اسناد حاصل کرنے کی سعادت ملی ان کے نام درج ذیل ہیں۔

مکرم محمد اسحٰق صاحب، مکرم جمیل احمد صاحب، مکرم ظہور احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب، مکرم خالد محمود اعوان صاحب، مکرم محمد احسن ساجد صاحب، مکرم عامر فیضان صاحب، مکرم طارق جاوید صاحب، مکرم تنویر احمد صاحب، مکرم ریاض احمد صاحب، مکرم طارق ریاض ملک صاحب اور مکرم وقاص احمد صاحب۔

خطاب برموقع افتتاح مسجد بیت المقیت

اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا مکمل متن حسب ذیل ہے:

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا (الجن:19) کہ مسجدیں یقیناً اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔اس کی عبادت کے لئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں اور کسی کی عبادت نہیں ہونی چاہئے۔ کسی اور کو نہ پکارو۔ یہ ہمیں ہر وقت اس بات کی یاددہانی کروانے کے لئے ہے کہ جب بھی آپ مسجد میں پاک صاف ہو کر آتے ہیں جیسا کہ اور جگہ حکم ہے تو خالصتاً اللہ کی عبادت کے لئے آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وضو کرتے ہیں، کپڑے صاف ہوتے ہیں۔ ذہن صاف ہونا چاہئے اور جب مسجد میں آئیں تو خالصتاً اس لئے آئیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور اس میں صرف اور صرف اگر کوئی کام کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے، ذکر الٰہی ہے، اس کو یاد کرنا ہے ۔اس لئے کوئی ایسی بات ،کوئی ایسا کام، کوئی ایسی حرکت یہاں نہیں ہونی چاہئے (جو ناپسندیدہ ہے)۔بعض دفعہ بعض ایسی مجالس ہوتی ہیں جہاں بعض تلخیاں آپس میں، لوگوں میں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر مسجد کا تقدس قائم نہیں رہتا۔ اس لئے ہمیشہ ہر احمدی کو، ہر اس شخص کو جو مسجد میں آتا ہے یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم ایک واحد خدا کی عبادت کرنے کے لئے ،اس کو یاد کرنے کے لئے اور جماعت میں وحدانیت کو پیدا کرنے کے لئے جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے آئے ہیں اور یہی سبق پھر آپ کا اس مسجد سے باہر نکلنا چاہئے ۔یہی پہچان آپ کے اپنے ماحول میں ہونی چاہئے اور یہی چیز ہے جس سے اردگرد کے ماحول میں لوگوں کو بھی آپ کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ جو لوگ مساجد سے، مسلمانوں سے آج کل خوفزدہ ہیں ان کے خوف دور کرنے ہوں گے۔ یہ گنبد اور مینارے جب امن اور سلامتی کی روشنی بکھیر رہے ہوں گے تو قدرتی طور پر جو لوگوں کے خیالات تھے، جو خوف تھے دور ہوتے چلے جائیں گے ۔اس لئے آپ نے اس علاقے میں وحدانیت کا جو یہ سمبل بنایا ہے اس کا اظہار ہر احمدی کے عمل سے بھی ہونا چاہئے ۔اور یہ عمل ہے جو پھر انشاء اللہ احمدیت کو اور اسلام کے پیغام کو علاقے میں پھیلانے کا باعث بنے گا۔ اللہ کرے کہ آپ خالصتاً اللہ کے لئے خاص ہو کر اس کی عبادت کرنے والے ہوں اور آپس میں بھی ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہوئے اس میں ایک بھائی چارے اور محبت اور پیار سے رہنے والے ہوں اور پھر اس وجہ سے اس ماحول میں بھی ،اس علاقہ میں بھی یہ خوبصورت اور حسین پیغام جو اسلام کا ہے اس کو پھیلانے والے بنیں''۔

دونوں مساجد کے افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ نے اردو میں ارشاد فرمائے تھے اور ان کا اس وقت جرمن زبان میں ترجمہ نہ ہوسکا لہذا حضور انور نے مکرم سعید احمد

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

صاحب لوکل امیر کاسل کو ہدایت فرمائی کہ بعد میں ان کا ترجمہ کروادیں۔اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور پھر مستورات والے ہال میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے نغمے اور ترانے پڑھے۔حضور انور نے تعمیراتی کام کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور پھر مسجد کے مردانہ حصے میں آ کر مکرم سعید گیسلر صاحب کو بعض تکنیکی امور کے تعلق میں ہدایات سے نوازا۔حضور انور نے تمام احباب سے مصافحہ فرمایا اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے اور اس کے بعد عہدیداران کو گروپ فوٹو کی سعادت بخشی۔ پھر حضور انور نے ایک مارکی میں تمام احباب جماعت کے ساتھ رونق افروز ہو کر چائے نوش فرمائی۔ چھ بج کر دس منٹ پر قافلہ بیت السبوح فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔ساڑھے سات بجے کے قریب بیت السبوح میں آمد ہوئی اور نو بجے حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔ پھر حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔اس عرصہ کے دوران جمع ہونے والی ڈاک مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ملاحظہ کے لئے حضور انور کی رہائشگاہ پر بھجوائی۔

05 ستمبر 2007ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر 5:45 بجے مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔

ملاقاتیں

آج حضور انور کا دن ملاقاتوں میں گزرا۔ گیارہ بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور ایڈیشنل وکیل المال کو مالی امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔آج ملاقاتوں کا پہلا دور نماز ظہر وعصر تک جاری رہا۔حضور انور نے نماز ظہر وعصر 2:10 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ملاقاتوں کا دوسرا دور 5:30 بجے سے لے کر نماز مغرب وعشاء تک جاری رہا۔آج مجموعی طور پر 107 خاندانوں کے 440 حاجت مند مرد وزن جن میں بچے، بوڑھے، نوجوان شامل تھے کو حضور انور نے ملاقات کا شرف عطا کر کے ان کی حاجت روائی فرمائی۔

ان ملاقاتوں میں ایک جرمن غیر مسلم معمر خاتون بھی شامل تھیں جو پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے مل چکی تھیں اور اب یہ درخواست کر کے ملاقات کے لئے حاضر ہوئی تھیں کہ میں نے آپ کے پانچویں خلیفہ سے بھی ملاقات کرنی ہے۔ چنانچہ آج یہ بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور انور کی مسیحائی سے فیضیاب ہوئیں۔ملاقات کے بعد بڑی خوش وخرم اور مطمئن دکھائی دے رہی تھیں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

حضور انور نے شعبہ وصایا جماعت احمدیہ جرمنی کے کارکنان کو بھی ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ دوران ملاقات مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب سیکرٹری وصایا جرمنی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ دعا کریں کہ اب ہم 70 فیصد چندہ دہندگان کو نظام وصیت میں شامل کر لینے کی خوشخبری سنانے کی توفیق پائیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا 70 فیصد کیوں؟ 100 فیصد کیوں نہیں؟ حضور انور نے کارکنان کو تصویر بنوانے کا بھی شرف بخشا۔

نماز مغرب وعشاء مسجد بیت السبوح میں پڑھانے کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے ۔اس عرصہ کے دوران جمع ہونے والی ڈاک پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے تیار کر کے حضور انور کے ملاحظہ کے لئے رہائشگاہ پر بھجوائی۔ آج موسم ابر آلود رہا۔ کبھی کبھی دھوپ بھی نکلتی رہی۔ ہوا میں خنکی تھی اور درجہ حرارت 12 سینٹی گریڈ رہا۔

06 ستمبر 2007ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر 5:45 بجے مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔

حضور انور کا نماز ظہر وعصر تک کا وقت دفتری امور کی انجام دہی میں گزرا۔ 1:50 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔

ملاقاتیں

5:30 پر حضور انور دفتر تشریف لائے اور جرمنی، کینیڈا، کوسووا اور پاکستان سے آئے ہوئے 48 خاندانوں کے 215 مرد وزن نے جن میں بچے، بوڑھے اور نوجوان شامل تھے اپنے پیارے آقا کے دیدار سے مشرف ہو کر اپنی تشنہ روحوں کی پیاس بجھائی۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ نماز مغرب وعشاء تک جاری رہا۔ اس دوران حضور انور نے مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری کو لندن واپسی کے سفر کے بارہ میں ہدایات دیں۔نو بجے حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔اور اس کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے اور اس عرصہ کے دوران مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جمع ہونے والی ڈاک تیار کر کے حضور انور کے ملاحظہ کے لئے رہائشگاہ پر بھجوائی۔

آج بھی آسمان پر بادل رہے اور کبھی دھوپ۔ ہوا میں خنکی رہی اور درجہ حرارت 14 سینٹی گریڈ رہا۔

07 ستمبر 2007ء:

آج حضور انور نے نماز فجر 5:45 پر مسجد بیت السبوح میں پڑھائی اور آج ڈیڑھ بجے دوپہر تک حضور کا وقت دفتری مصروفیات میں گزرا۔

گروس گیراؤ کے لئے روانگی

آج جمعۃ المبارک ہے اور نماز جمعہ کا انتظام گیراس گیراؤ Martin Buber سکول کے ہال میں کیا گیا ہے۔ یہ وہی ہال ہے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ عید الاضحی کا خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ گراس گیراؤ صوبہ Hessen کا ایک ضلع ہے جو کہ فرینکفرٹ سے قریباً ۵۰ کلومیٹر اور من ہائم سے ۱۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔اس جماعت کا شمار جرمنی کی بڑی جماعتوں میں ہوتا ہے۔

ایک بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور کا قافلہ گروس گیراؤ کے لئے روانہ ہوا۔اس شہر کی مقامی پولیس نے حضور انور کے قافلہ کو شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہائی وے سے ریسیو کیا۔ جیسے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی آٹوبان 67 سے اتری تو پولیس کی ایک گاڑی نے آگے اور دوسری نے قافلے کے آخر پر چلنا شروع کر دیا اور اس طرح پولیس قافلہ کو Escort کرتے ہوئے نماز ہال کی طرف روانہ ہوئی۔ راستے میں ٹریفک کی ریڈ لائٹس پر پولیس ہوٹر بجا کر راستہ بناتی رہی تا کہ قافلہ بروقت اپنی منزل تک پہنچ سکے۔

خطبہ جمعہ

2:15 منٹ پر حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کے کامیاب انعقاد اور جلسہ کے حسن انتظام کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور جماعت کو نصیحت فرمائی کہ جلسہ سالانہ کی کامیابی ڈیوٹی دینے والے کارکنان کے لئے خوشی کا موجب ہوتی ہے اور اس خوشی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔اللہ کے آگے مزید جھکنے والے بنیں۔فرمایا کہ اگر ہم اللہ کا شکر گزار بندہ بنے رہیں گے تو اس کے انعام پہلے سے بڑھ چڑھ کر نازل ہوں گے۔

حضور انور نے پاکستان میں جلسہ منعقد ہونے کی توقع کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ انشاء اللہ جب پاکستان میں جلسہ ہوگا تو اتنا وسیع ہوگا کہ یوکے اور جرمنی کے جلسوں سے دس گنا بڑا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے اندر اطاعت نظام کا جذبہ پہلے سے بڑھ کر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ہر احمدی اللہ سے تعلق کے معیار کو بلند سے بلند کرنے کی کوشش کرے، اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھائے۔ اطاعت خلافت، اطاعت نظام سے منسلک ہے۔

فرمایا کہ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ جماعتی نظام ایک مرکزی نظام ہے جو ذیلی تنظیموں پر فوقیت رکھتا ہے اور یہ سب سے بالا نظام ہے۔ جماعت کا ہر ممبر ایک احمدی کی حیثیت سے جماعت کے مرکزی نظام کا پابند ہے۔فرمایا کہ اگر ہنگامی طور پر کوئی جماعتی پروگرام بن جاتا ہے تو جماعتی تنظیموں کو اپنے پروگرام اس کے مطابق ایڈجسٹ کرنے چاہئیں۔فرمایا کہ حلقوں میں جو ماہانہ اجلاس ہوتے ہیں ان میں لجنہ کو بلوایا جاتا ہے۔ان اجلاسات میں انہیں بلانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ان کا شامل ہونا ضروری ہے۔ البتہ اگر کوئی مرکزی پروگرام ہوں تو ان میں لجنہ کو شامل ہونا چاہئے۔اس کے علاوہ لجنہ جو اپنے جلسے کرتی ہیں ان میں سب کو شامل ہونا چاہئے۔

اپنے خطبہ میں حضور انور نے جرمن احمدیوں اور نومبائعین سے اپنی ملاقات کے حوالے سے ان کے اخلاص اور تقویٰ کا بھی ذکر فرمایا نیز حضور انور نے عورتوں کو خاموشی سے جلسہ کی کارروائی سننے کی بھی نصیحت کرتے ہوئے متنبہ فرمایا کہ اگر وہ جلسوں کے دوران باتیں کرنے سے باز نہ آئیں تو آئندہ ان کو جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی یا اگر ان کا جلسہ ہوا تو میں اس میں شامل نہیں ہوں گا۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 28 ستمبر 2007ء میں ملاحظہ فرمائیں۔)

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور بیت السبوح کے لئے روانہ ہوئے۔واپسی پر بھی پولیس کی دونوں گاڑیوں نے حضور انور کے قافلے کو Escort کرتے ہوئے بغیر کسی رکاوٹ کے ہائی وے تک پہنچایا

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

5:18 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں تشریف لائے۔سب سے پہلے حضور انور نے جنرل سیکرٹری سے گزشتہ میٹنگ میں دی جانے والی ہدایات پر عملدرآمد کے بارے میں استفسار فرمایا۔اس کے بعد حضور انور نے شعبہ وار جائزہ لیا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔حضور انور نے فرمایا کہ فرینکفرٹ کو ایک ماڈل بنائیں اور اس پر محنت کریں۔ یا یہ کہ کوئی اور مجلس لے لیں جو ایکٹو ہو اسے ماڈل بنائیں۔

حضور انور نے تربیت اور پردہ کے حوالے سے ہدایت کی کہ پانچ اور چھ سال تک کی عمر کی بچیوں کو مناسب لباس پہننے اور خصوصاً آٹھ سال تک کی بچیوں کو سر ڈھانکنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ نیشنل لیول پر اجتماع نہ کیا جائے بلکہ ریجنل لیول پر اجتماعات ہوں اور لجنہ کو بتایا جائے کہ یہ ان کے بے جا شور کرنے پر ہوا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ نیشنل صدر لجنہ اور سیکرٹری تربیت دورہ جات کریں اور پھر جائزہ لیں تب جا کر اصلاح کا طریق واضح ہو سکے گا۔ یہ میٹنگ 55 منٹ تک جاری رہی۔

ملاقاتیں

6:15 منٹ پر انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقاتوں کا آخری دن تھا اور 41 خاندانوں کے 171 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ملاقاتوں کا یہ سلسلہ نماز مغرب تک جاری رہا۔اس دوران حضور انور نے بعض دفتری امور کے بارے میں متعلقہ سٹاف کو ہدایات بھی دیں۔نمازوں سے قبل شعبہ جائیداد بیت السبوح کے کارکنان کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا۔آج ملاقاتوں کا آخری دن تھا۔اس دورہ میں جرمنی کے علاوہ 28 ممالک کے احمدی، غیر احمدی اور غیر مسلم لوگ حضور انور سے ملاقات کرکے دیدار سے مشرف ہوئے۔ملاقاتوں کے انتظام میں مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب نائب امیر جرمنی اور ان کے دونائبین مکرم غلام مصطفیٰ صاحب اور محمد صادق پرویز صاحب نیز بعض دیگر نوجوانوں کو خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔

9:00 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح میں نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور اس کے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

8 ستمبر 2007ء:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر صبح 5:45 پر مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔

روانگی برائے انگلستان

آج انگلستان کے لئے واپسی کا دن ہے اور صبح سے ہی لوگ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے بیت السبوح میں جمع ہونے لگے ہیں۔ 9:35 پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دو رویہ کھڑے جم غفیر میں سے سلام کرتے ہوئے گزر کر اپنے عشاق کے عین درمیان میں آ کر رونق افروز ہوئے۔ دست دعا اٹھائے اور دعا کے بعد اپنی گاڑی میں سوار ہوئے۔ خلافت احمدیہ کے پروانوں کی آنکھیں اداسی کے آنسوؤں سے نم ہیں اور وہ ہاتھ ہلا کر اپنے آقا کو الوداع کر رہے ہیں۔ قافلہ نے فرانس Calay بندرگاہ کی طرف رخت سفر باندھا۔ Calay پہنچنے کے لئے بیلجیئم اور ہالینڈ سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔ گھنٹہ بھر کی مسافت کے بعد قافلہ ایک پٹرول پمپ پر رکا۔ قریباً پندرہ منٹ تک یہاں قیام ہوا۔ اس دوران حضور انور امیر صاحب جرمنی کے ساتھ چہل قدمی کرتے ہوئے جرمنی کے مختلف انتظامی امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ یہاں سروسز پر کام کرنے والے ایک احمدی کو حضور انور سے مصافحہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اس طرح اچانک سرِ راہ خلیفۃ المسیح سے شرف مصافحہ کی سعادت پانا ایک احمدی کے لئے عید سے کم خوشی کا موجب نہیں ہوتا۔ ایں سعادت بزور بازو نیست۔

قافلہ نے اپنی منزل کی طرف دوبارہ سفر شروع کیا اور تقریباً تین گھنٹے کی مسافت کے بعد ایک سروسز پر حسب پروگرام پڑاؤ ڈالا۔ یہاں جماعت جرمنی نے کھانے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کھلے میدان میں نماز ظہر و عصر حضور انور نے باجماعت پڑھائیں اور نمازوں کے بعد حضور انور امیر صاحب جرمنی کو فرینکفرٹ میں ایک رہائشی یونٹ بنانے کی ہدایات دینے کے بعد اپنی گاڑی پر سوار ہوئے۔

قریباً سوا گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد فرانس کی بندرگاہ کیلے پہنچے۔ جماعت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے قافلہ نے یہاں سے اپنے محبوب سے جدا ہونا ہے۔ ایک بڑی جذباتی کیفیت ہے۔ حضور انور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، مکرم زبیر خلیل صاحب (افسر جلسہ سالانہ و نائب امیر جرمنی)، مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب (نائب امیر جرمنی)، مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم عدیل احمد عباسی صاحب (جنرل سیکرٹری)، مکرم زاہد یحییٰ صاحب (اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری)، مکرم مظفر عمران صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)، مکرم فیضان اعجاز صاحب (مہتمم عمومی)، مکرم وجاہت مرزا صاحب (ناظم حفاظت خاص)، مکرم عبداللہ سپرا صاحب اور تیس خدام پر مشتمل ڈیوٹی ٹیم کو شرف مصافحہ بخشا۔

اس کے بعد امیگریشن کے تمام مراحل سے گزرتے ہوئے قافلہ فیری ٹرمینل پہنچا۔ اس دوران حضور انور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ اپنے قافلہ ممبران سے گفتگو فرمائی اور ویڈیو کیمرہ سے ساحل سمندر کے مناظر کی تصویر کشی فرمائی۔ P&O کی فیری Pride of Burgundy یورپین وقت کے مطابق 4:55 پر کیلے سے روانہ ہو کر لندن وقت کے مطابق 5:30 پر Dover پہنچی۔

Dover بندرگاہ پر مرکزی و مقامی جماعت ہائے احمدیہ یوکے کے عہدیداران جن میں مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت، مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت انگلستان، مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور ان کے علاوہ خدام الاحمدیہ کی حفاظتی ٹیم نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور استقبال کے لئے آئے ہوئے احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور اس کے بعد قریباً پندرہ منٹ تک امیر صاحب انگلستان سے مختلف انتظامی امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

مسجد فضل لندن میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال

Dover سے 6:00 بجے مسجد فضل لندن کے لئے روانگی ہوئی اور 7:25 پر حضور انور کی گاڑی مسجد فضل کے گیٹ پر پہنچی۔ مسجد فضل کا احاطہ لوائے احمدیت اور برطانیہ کے قومی پرچموں سے سجا ہوا ہے اور مرد و زن، بچے بوڑھے اور نوجوان کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ بچے اور بچیاں ترانے پڑھ کر اپنے امام کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ حضور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے گیٹ سے ہی پیدل چلتے ہوئے احباب و خواتین کو ہاتھ ہلا کر ان کے پرجوش استقبال کا جواب دیا۔ دو بچوں نے حضور انور اور حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ کو گلدستے پیش کئے۔ حضور انور نے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب سے ملے اور ان کی والدہ کی وفات پر تعزیت فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

اس سفر کے دوران جاتے ہوئے مسجد فضل لندن سے لے کر بیت السلام فرانس تک حضور انور کی گاڑی مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب کو ڈرائیو کرنے کی سعادت ملی جبکہ مسجد بیت السلام فرانس سے لے کر نن سپیٹ ہالینڈ تک حضور انور کی گاڑی مکرم محمود احمد خان صاحب کو ڈرائیو کرنے کا اعزاز نصیب ہوا۔ مکرم بشیر احمد صاحب بذریعہ ہوائی جہاز مورخہ 21/اگست 2007ء کو حسب پروگرام ہالینڈ آ کر قافلے میں شامل ہوئے اور پھر یہاں سے انگلستان واپسی تک کا باقی تمام راستہ ان کو حضور انور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کی سعادت ملی۔

ممبران قافلہ

اس سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلے میں جن خوش نصیبوں کو شامل ہونے کی سعادت ملی ان کے نام درج ذیل ہیں؛

حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب۔ مکرمہ صاحبزادی ہبۃ الرؤوف صاحبہ۔ مکرم فاتح احمد صاحب ڈاہری۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ۔ عزیزم منصور احمد ڈاہری صاحب۔ عزیزہ یسریٰ صاحبہ۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)۔ مکرم بشیر احمد صاحب (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)۔ مکرم میر محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت)۔ مکرم ناصر سعید صاحب۔ مکرم محمود احمد خان صاحب۔ مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب۔ مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب۔ مکرم عبدالقدوس صاحب۔ مکرم طاہر حسین صاحب۔ مکرم شمس ندیم امینی صاحب۔ (انہوں نے اپنی گاڑی کے ساتھ سفر کے دوران اپنی خدمات پیش کیں)۔ مکرم مرزا عبدالوحید صاحب۔ (انہوں نے بھی اپنی گاڑی کے ساتھ سفر کے دوران اپنی خدمات پیش کیں)۔

خاکسار مبارک احمد ظفر (ایڈیشنل وکیل المال)

اس کے علاوہ مکرمہ صاحبزادی امۃ الناصر نصرت صاحبہ بنت میر داؤد احمد صاحب مرحوم اور ان کے بچگان جن میں مکرم کرشن احمد صاحب ابن مرزا غلام قادر شہید۔ مکرم مفلح الدین صاحب ابن مرزا غلام قادر شہید۔ مکرم نور الدین ابن مرزا غلام قادر شہید اور مکرمہ سطوت صاحبہ بنت مرزا غلام قادر صاحب شہید کو بھی اس سفر کے دوران حضور انور کے قافلے میں شمولیت کی سعادت ملی۔ و ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ: احمدیوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیاں از صفحہ نمبر 10

جماعت احمدیہ نے ان معاملات کی اطلاع مقامی حکومتی انتظامیہ کو دی۔ انتظامیہ نے معاملہ کی سنگینی کے پیشِ نظر پولیس کو کہہ کر فریقین کے نمائندوں کو بلا بھیجا اور صورتحال کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں مذاکرات کئے۔ پولیس کی طرف سے مقرر کئے گئے تحقیقاتی افسر نے مکمل غیر جانبدارانہ انداز میں معاملہ کو سنا۔ اس غیر جانبداری کا نتیجہ یہ ہوا کہ مُلّاؤں نے اس افسر کے بارہ میں فتویٰ جاری کر دیا کہ یہ افسر خود بھی دل سے قادیانی عقائد کا قائل ہے۔

ماحول اس حد تک غیر محفوظ ہو گیا ہے کہ مقامی جماعت کو جماعتی پروگراموں میں کمی واقع کرنی پڑی ہے۔ اجتماعات اور اجلاسات کم سے کم کئے جاتے ہیں۔ مساجد میں صرف نماز باجماعت کے لئے احباب جمع ہوتے ہیں۔

قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فتنہ انگیز شرپسند مُلّاؤں کو عبرت کا نشان بنائے اور احمدیوں کے بنیادی انسانی حقوق ملک میں بحال ہوں۔

❁❁❁❁❁❁

سنہری فصل۔ سویابین کی کہانی

سویابین کا استعمال پہلی مرتبہ چار ہزار سال قبل شروع ہوا تھا۔ کہتے ہیں ایک قافلہ سونا اور جواہرات لے کر مشرقی چین سے لوٹ رہا تھا۔ راستے میں اسے ڈاکوؤں نے آ گھیرا۔ قافلے والے ایک قریبی غار میں جا چھپے۔ کئی روز بعد جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا تو لوگ فاقے کرنے لگے۔ ایک ملازم کسی طرح غار سے نکل کر ایک بیل کے قریب پہنچ گیا۔ اس میں پھلیاں لگی تھیں۔ بھوک سے نڈھال اس ملازم نے بیل کی یہ پھلیاں کھائیں تو اس کی توانائی بحال ہو گئی۔ پھر قافلے والوں نے بھی ان پھلیوں سے اپنے پیٹ بھرے اور ڈاکوؤں کو مار بھگایا۔ اس وقت سے چین میں سویابین کا شمار ایک توانائی بخش سبزی کے طور پر ہونے لگا۔

2838 قبل مسیح میں شہنشاہ شینگ نونگ کی شائع کردہ کتاب ''پین تساؤ کانگ'' میں سویابین کے بارے میں تفصیل ملتی ہے۔ چینی پودوں کے بارے میں اس قدیم کتاب میں پانچ پودوں، گندم، چاول، جو، باجرے اور سویابین کا تذکرہ بھی ہے۔ کتاب میں ان پانچوں کو حیات انسانی کی بقا کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد لکھی جانے والی تقریباً تمام چینی کتب الادویہ میں بھی سویابین کا ذکر موجود ہے۔ 450 عیسوی کی ایک کتاب الادویہ میں سویابین کو قبض کی موثر دوا کے علاوہ پھیپھڑوں اور دل کی صحت و بہتر کارکردگی اور دیگر اعضاء کے لئے بھی مفید و موثر قرار دیا گیا ہے۔

مغربی دنیا میں اس کا استعمال کوئی دو سو سال پہلے شروع ہوا اور گزشتہ نصف صدی سے اس پر تحقیقی کام کے سلسلے کا آغاز ہوا۔ آج مغربی ملکوں میں سویابین کی کاشت ایک اہم فصل کے طور پر ہو رہی ہے۔ زرعی اور صنعتی اعتبار سے اس کی اہمیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ چین کے علاوہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور جنوبی امریکہ میں بھی اس کی وسیع کاشت ہوتی ہے۔ 1990ء میں 105 ملین میٹرک ٹن سویابین حاصل ہوئی۔

سویابین ایک سخت جان فصل ہے یعنی یہ شدید قسم کے موسم میں بھی خوب اگتی ہے۔ جاپان کے برف پوش پہاڑی و زمینی علاقوں کے علاوہ انڈونیشیا کی آتش فشانی زمینوں میں بھی اس کی کاشت ہوتی ہے۔

دوسری تمام فصلوں کے مقابلے میں سویابین میں پروٹین سب سے زیادہ ہوتی ہے اس کی دوسری اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی کاشت سے زمین کی زرخیزی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے مادر فطرت کی سنہری فصل قرار دیا جاتا ہے۔

(ماخوذ از ہمدرد صحت مئی 2007ء)

❁❁❁❁❁❁❁❁

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

دو فرزندانِ احمدیت......محاذِ جنگ پر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6؍ستمبر 2006ء میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کے قلم سے چند ایسے فرزندانِ احمدیت کا مختصر تعارف اور اُن کی جرأت کے بعض واقعات بیان کئے گئے ہیں جنہیں قومی ہیرو بننے کا اعزاز حاصل ہے۔

فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق ستارۂ جرأت

فلائنگ آفیسر شمس الحق 31؍اکتوبر 1947ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کرکے PAF پبلک سکول سرگودہا میں تعلیم مکمل کی۔ پھر PAF اکیڈمی رسالپور میں تربیت حاصل کی اور 11؍جنوری 1969ء کو بطور جی ڈی پائلٹ فضائیہ میں کمیشن حاصل کیا اور پاکستانی فضائیہ کے مختلف مراکز میں خدمات سرانجام دیں۔ دسمبر 1971ء کی جنگ کے دوران اپنے سکواڈرن کے سب سے کم عمر اور کم تجربہ رکھنے والے ہواباز ہونے کے باوجود بے مثال مہارت اور جرأت کا مظاہرہ کیا۔ آپ کی تعیناتی ڈھاکہ ایئرپورٹ پر تھی جہاں چار SU7 بھارتی طیاروں کے حملہ کو ناکام بنانے کے احکامات ملنے کے بعد آپ فضا میں بلند ہوئے۔ اس کے بعد ایک جھڑپ میں آپ نے ایک طیارہ مار گرایا تو چار ہنٹر بھی حملے میں شریک ہوگئے۔ آپ نے دو ہنٹر بھی مار گرائے۔ اس کے بعد دشمن کے چار مِگ طیاروں نے ان پر حملہ کردیا جسے اپنی مستعد منصوبہ بندی اور طیارے کے بہتر استعمال کے ذریعہ آپ نے ناکام بنادیا۔ انتہائی نامساعد حالات میں مثالی جرأت اور شاندار مہارت کے مظاہرے پر آپ کو ستارۂ جرأت عطا کیا گیا۔

=======

میجر قاضی بشیر احمد شہید

میجر قاضی بشیر احمد صاحب مردان کے رہنے والے تھے۔ آپ 1965ء میں جوڑیاں کے محاذ پر دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ محاذ جنگ سے آپ نے جو خطوط اپنے گھر لکھے اُن میں دو ہی مقاصد تھے: دشمن پر فتح یا شہادت کی موت۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دونوں تمنائیں پوری کردیں۔ وہ جوڑیاں سے آگے کی طرف اپنے ساتھیوں کی قیادت کر رہے تھے جب پیش قدمی کے دوران شیل لگنے سے 3؍ستمبر 1965ء کو تیس سال کی عمر میں شہید ہوگئے۔ آپ کے کمانڈنگ آفیسر کا بیان ہے کہ زندگی کے آخری تین دن آپ کو کھانے پینے اور آرام کرنے کی مہلت ہی نہ ملی۔ آپ مسلسل لڑتے رہے۔ جب آپ کی نعش محاذ سے لائی گئی تو سپاہی اور افسر دھاڑیں مار مار کر روتے تھے۔

........❋........❋........❋........

چیونٹیاں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25؍اگست 2006ء میں ایک مضمون میں چیونٹیوں کے حوالہ سے دلچسپ معلومات پیش کی گئی ہیں۔

چیونٹی کی 8800 اقسام ہیں۔ یہ قریباً دس کروڑ سال پہلے کرۂ ارض پر نمودار ہوئیں۔ خیال ہے کہ ان کی جدامجد بھِڑ ہے جو ان سے بھی چند کروڑ سال پہلے پیدا ہوئی تھی۔ دونوں کے جبڑے کی ساخت ایک جیسی ہے تاہم بھڑ کے جبڑے چھوٹے اور کم دانت رکھتے ہیں۔

چیونٹی کبھی تنہا نہیں رہتی بلکہ کالونیوں میں رہتی ہے اور کوئی چیونٹی کبھی اپنے کام میں کوتاہی نہیں کرتی۔ ہر چیونٹی کے دو کام ہیں یعنی غذا جمع کرنا اور اپنے بِل کی حفاظت کرنا۔ غذا سب چیونٹیاں مل جُل کر کھاتی ہیں اور اسی کے سہارے اُن کی ملکہ پلتی ہے۔

شمالی افریقہ کی صحرائی چیونٹی اوسطاً چھ دن زندہ رہتی ہے تاہم وہ اس عرصہ میں اپنے وزن سے پندرہ تا بیس گنا زیادہ غذا اپنی کالونی میں پہنچا دیتی ہے۔ چیونٹی اپنی کالونی کی حفاظت کی خاطر بھی ہر وقت خودکُشی کے لئے تیار رہتی ہے۔ ملائشیا میں پائی جانے والی ترکھان چیونٹیوں میں قدرت نے زہریلے غدود رکھے ہیں جنہیں وہ لڑائی کے دوران پھاڑ کر منہ کے ذریعہ زہر دشمن پر پھینکتی ہیں اور کیمیائی پیغام اپنی کالونی میں بھیج کر مزید مدد منگواتی ہیں۔

مواصلاتی نظام میں برازیل کی آتشی چیونٹی سب سے آگے ہے۔ ان کی ایک کالونی میں قریباً ایک لاکھ چیونٹیاں ہوتی ہیں۔ جب یہ کسی غذا کو پاتی ہیں تو اُس جگہ سے واپس اپنے بِل کی طرف آتے ہوئے ایک کیمیائی مادہ چھوڑتی آتی ہیں اور اُسی مادے کے ذریعہ بعد میں دیگر چیونٹیاں غذا تک پہنچ جاتی ہیں۔ ایشیا اور آسٹریلیا کے گھنے جنگلوں میں پائی جانے والی جولاہا چیونٹیاں ایک وقت میں کئی درختوں پر قبضہ کرکے دشمن کیڑے ہلاک کرکے اُن کا گوشت کھاجاتی ہیں۔ اگر ان کی کالونی پر حملہ ہو تو سرحد پر تعینات چیونٹیاں (جو ہمیشہ بوڑھی ہوتی ہیں) ایک خاص مادہ زمین پر گراکر مخصوص ناچ شروع کردیتی ہیں جس سے سب کو حملے کا علم ہوجاتا ہے۔ یہ بوڑھی چیونٹیاں حملے کے نتیجے میں ہلاک بھی ہوجاتی ہیں۔

ملائشیا کے جنگل میں چیونٹی کی ایک قسم Hypoclinea پائی جاتی ہے جو خانہ بدوش ہے اور انسانوں کی طرح ڈھورڈنگر پالتی ہے۔ ان کا ڈھورڈنگر آٹے کا کیڑا Mealybugs ہے جو پودوں کے رس پر پلتا ہے۔ کیڑا اس رس کا مواد اپنے فضلے کے ذریعے چیونٹیوں میں منتقل کرتا ہے اور اس کے بدلہ میں چیونٹیاں اس کیڑے کو دشمن سے بچاتی ہیں اور انہیں ریوڑ کی شکل میں اپنے ساتھ ساتھ نقل مکانی کرواتی ہیں۔ یہ کیڑے ملکہ اور اُس کے انڈوں کے ساتھ کالونی کے مرکز میں چیونٹیوں کی حفاظت میں رہتے ہیں۔

امریکہ کی چیونٹی کی ایک قسم Army Ant کہلاتی ہے جو سائز میں خاصی بڑی ہیں۔ بڑی تعداد میں مل کر شکار کرتی ہیں اور پڑاؤ بدلتی رہتی ہیں۔ ان کا حملہ صبح کے وقت شروع ہوتا ہے جب ہزاروں چیونٹیاں صف بناکر بڑھنے لگتی ہیں۔ یہ قافلہ 45 فٹ لمبا اور تین سے چھ فٹ چوڑا ہوسکتا ہے۔ ان کے راستہ میں آنے والی ہر چیز مکڑیاں، بچھو، کن کھجورے اور دیگر کیڑے ان کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں بلکہ سانپ اور چھپکلیاں بھی بچ نہیں پاتے۔ سہ پہر کو اس لشکر کا مارچ پاسٹ رُک جاتا ہے اور یہ دوبارہ پڑاؤ کا رُخ کرتی ہیں۔

امریکی ریاست لوزیانا سے ارجنٹائن تک پائی جانے والی پتاتوڑ (Leaf Cutting Ant) چیونٹی وہ واحد حیوان ہے جو تازہ سبزے پر کھمبیاں اگاتی ہے۔ چیونٹیوں کی بعض دیگر اقسام، دیمک اور بھونرے بھی کھمبیاں اگاتے ہیں مگر وہ اس کے لئے گلی سڑی لکڑی یا کیڑے مکوڑوں کی لاشوں کو بطور وسیلہ استعمال کرتے ہیں۔ صرف ''پتاتوڑ چیونٹی'' ہی اس مقصد کے لئے پتے اور پھول جمع کرتی ہے۔ یہ پودے زہریلے بھی ہوتے ہیں اور انہیں براہ راست کھانے سے چیونٹی ہلاک ہوسکتی ہے۔ لیکن وہ بغیر کھائے منہ میں پکڑ کر انہیں اپنے بِل کے نچلے حصہ میں لے جاتی ہے تاکہ کھمبی کو اُگنے کے لئے نمی اور تاریکی کا جو ماحول درکار ہو، وہ میسر آجائے۔ ان کے بلوں میں گہرائی بیس فٹ تک بھی پہنچ سکتی ہے۔

........❋........❋........❋........

مکرمہ حمیدہ ثریا صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' 2؍اگست 2006ء میں مکرم پیر افتخار الدین احمد صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے جس میں مکرمہ حمیدہ ثریا صاحبہ کا ذکرِ خیر کیا گیا ہے۔

مکرمہ حمیدہ ثریا صاحبہ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ 1952ء میں آپ کی شادی مکرم ملک عبدالعزیز صاحب (نائب امیر دوالمیال) کے ساتھ ہوئی۔ آپ ایک لمبا عرصہ مقامی سکول میں ٹیچر رہیں اور ماحول کے برخلاف بچیوں کی تعلیم کی طرف خاص کوشش کی۔ نیز بہت سی بڑی عمر کی عورتوں کو بھی آپ نے لکھنا پڑھنا سکھایا۔ آپ نہایت سادہ مزاج، خداترس، عبادت گزار، عاشق قرآن، دعاگو اور مخلوق خدا کو فیض پہنچانے والی متوکل خاتون تھیں۔ وفات 21؍جون 2006ء کو ہوئی۔

پانچ چھ سال پہلے دل کے حملہ کے باعث آپ بیہوش ہوگئیں اور دل کی حرکت بند ہوگئی۔ بعدازاں معالجوں نے دل کو پمپ کرکے رکی ہوئی دھڑکن کو بحال کردیا۔ جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے بتایا کہ میں تو اللہ میاں کے پاس سے ہوکر آئی ہوں۔ وہاں میں نے عرض کیا کہ میرا ایک بہت ضروری کام ہونا باقی ہے مجھے اس کو کرنے کیلئے کچھ مہلت دیدے (یعنی سب سے چھوٹے بیٹے کی شادی اور روزگار کا)۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ آپ کو مزید زندگی بخشی بلکہ مذکورہ کام بھی بہت عمدگی سے سرانجام پاگیا۔

مرحومہ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ جماعت کے ساتھ حد درجہ اخلاص اور خلافت احمدیہ کے لئے بے پناہ فدائیت تھی۔ بڑے نامساعد حالات میں قادیان اور لندن بھی آنے کا موقع ملا۔ جرمنی وغیرہ بھی گئیں۔ بیس سال پہلے آپ کی والدہ سردار بیگم صاحبہ نے اپنی وفات سے ایک دن پہلے آپ کو کہا تھا کہ جب کبھی میرا خدا تمہیں جرمنی میں فرینکفرٹ مشن ہاؤس جانے کی توفیق دے تو وہاں دیکھنا مسجد کے لئے چندہ دینے والوں میں تمہاری ماں کا نام لکھا ہوا ہے کہ نہیں۔ اس وقت تو آپ کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ پاکستان سے باہر کہیں جاسکیں گی۔ مگر پھر بچے باہر چلے گئے اور آپ فرینکفرٹ بھی گئیں تو مسجد جاکر آپ کو اپنی والدہ کی بات یاد آئی۔ آپ نے دیکھا تو اُس تختی پر اُن کا نام چندہ سمیت درج تھا۔

ایک بار فالج کا حملہ ہوا جس کا اثر بازو کے علاوہ زبان پہ بھی ہوا۔ ٹھیک طرح الفاظ ادا کرنے مشکل ہوگئے۔ کہنے لگیں اب میں اپنا علاج قرآن تھراپی سے کروں گی۔ اس کے بعد روزانہ کئی گھنٹے متواتر قرآن مجید کی بلند آواز سے تلاوت شروع کردی۔ تھک جاتیں مگر ایک یقین کامل کے ساتھ اس خیال کو سچ کرنے میں مگن رہیں اور واقعی خدا کو ان کی استقامت پہ پیار آگیا۔ ایک ماہ میں پانچ مرتبہ قرآن مجید کا دور مکمل کیا تھا کہ زبان نے ٹھیک الفاظ ادا کرنے شروع کردیئے بالکل نارمل بول چال ہوگئی۔

........❋........❋........❋........

اعزاز

☆ مکرم طاہر محمود صاحب آف ربوہ ابن مکرم چودھری فضل احمد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ نے انٹرمیڈیٹ 2006ء آرٹس گروپ میں فیصل آباد بورڈ میں اوّل آکر طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔

☆ مکرم سرفراز احمد صاحب آف ربوہ ان مکرم سردار محمد صاحب سیالکوٹ نے انٹرمیڈیٹ 2006ء میں آرٹس گروپ میں فیصل آباد بورڈ میں سوم آکر کانسی کا تمغہ حاصل کیا ہے۔

☆ مکرم سہیل احمد صاحب آف ربوہ ابن مکرم فیاض طاہر صاحب انٹرمیڈیٹ کے جنرل سائنس گروپ میں فیصل آباد بورڈ میں دوم آئے ہیں۔

........❋........❋........❋........

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3؍جون 2006ء میں ''فرمانِ آرزو'' کے عنوان سے مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اس میں سے چند اشعار ہدیۂ قارئین ہیں:

وصیت کیا ہے اظہار تمنائے اطاعت ہے
اشارے پر ہو مُرشد کے اگر، عظمیٰ سعادت ہے
اک عمارت کی تعمیر نو کے لئے
خواب کے ساتھ سوزِ دروں چاہیئے
گر نظامِ جہاں کو بدلنا ہے تو
عشق کافی نہیں ہے جنوں چاہیئے
پاس جو کچھ ہے خوابوں پہ وارو چلو
دی ہے آواز مُرشد نے پیارو چلو

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6؍جون 2006ء میں ''واقفین زندگی'' کے عنوان سے مکرم عبدالحمید خان شوق صاحب کی نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے چند اشعار پیش ہیں:

یہ واقفین زندگی بڑے ہی سخت جان ہیں
ہزار مشکلات میں بھی حوصلے کی کان ہیں
عبادتوں ریاضتوں میں رات دن لگے ہوئے
یہ دیندار، متقی و باوفا جوان ہیں
ہمیشہ سجدہ گاہ ان کی آنسوؤں سے تر رہے
قلوب ان کے آئینے، فلک کے رازدان ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

19th October 2007 – 25th October 2007

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 19th October 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:40 MTA Variety: A discussion about the prophecies relating to the Holy Prophet (saw) in the Bible.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 140, Recorded on 27th March 1996.
02:50 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Ghana, West Africa.
03:50 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 199, recorded on 13th May 1997.
05:05 Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 14th December 2003.
08:05 Le Francais C'est Facile: Lesson no. 92.
08:25 Siraiki Service
09:15 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 32 recorded on 31st March 1995.
10:15 Indonesian Service
11:15 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:25 Bengali Reply to Allegations
15:25 Seerat Sahaba Rasool (saw)
15:50 Friday Sermon [R]
17:05 Spotlight: an interview with Abdul Manan Naheed.
18:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 92
18:30 Arabic Service: repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif and Mustapha Sabit. Recorded on 3rd August 2007.
20:35 MTA International News Review Special
21:05 Friday Sermon [R]
22:20 MTA Travel: programme featuring a visit to Spain, featuring Malaga, Seville and Cordoba.
22:50 Urdu Mulaqa'at: session 32 [R]

Saturday 20th October 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 92
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 141, Recorded on 28th March 1996.
02:40 Spotlight: an interview with Abdul Manan Naheed.
03:35 Friday Sermon: rec. 19/10/07
04:55 Urdu Mulaqa'at: session 32
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor. Recorded on 18th March 2007.
08:15 Tahir Heart Institute: documentary about the Tahir Heart Institute in Rabwah, Pakistan.
08:30 Friday Sermon: rec. 19/10/07 [R]
09:35 Qur'an Quiz
10:05 Indonesian Service
11:05 French Service
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Intikhab-e-Sukhan
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
16:10 Mosha'airah: an evening of poetry
17:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 25/10/1996. Part 1.
18:05 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
18:30 Arabic Service
20:30 International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:15 Australian documentary
22:40 Tahir Heart Institute [R]
23:00 Friday Sermon: rec. 19/10/07

Sunday 21st October 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Qur'an Quiz
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 142, Recorded on 2nd April 1996.
02:30 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
02:50 Tahir Heart Insitute
03:10 Friday Sermon: rec. 19th October 2007.
04:10 Mosha'airah: an evening of poetry.
05:30 Australian documentary
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor, recorded on 5th February 2005.
08:05 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Spain.
08:55 Learning Arabic: Lesson no. 22
09:25 Discussion: a discussion on the importance of the veil.
10:10 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 3rd August 2007.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:10 Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadi Muslim Community.
14:20 Friday Sermon: Rec. 19th October 2007.
15:20 Children's Class [R]
16:20 Huzoor's Tours [R]
17:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th January 1995. Part 2.
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News Review
21:05 Children's Class [R]
22:10 Huzoor's Tours [R]
23:00 Ilmi Khitabaat

Monday 22nd October 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:05 Learning Arabic: lesson no. 22
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 143, Rec. 3rd April 1996.
02:40 Friday Sermon: rec. 19th October 2007.
03:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th January 1995. Part 2.
04:50 Ilmi Khitabaat
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 21st February 2004.
08:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 71
08:55 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th September 1997.
10:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 7th September 2007.
11:00 Ghazwat-e-Nabi (saw)
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 17th November 2006.
14:45 Medical Matters
15:10 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:15 Ghazwat-e-Nabi (saw) [R]
17:15 Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 144, Rec. 4th April 1996.
20:35 MTA International Jama'at News
21:10 Bustan-e-Waqfe Nau
22:20 Friday Sermon [R]
23:00 Jalsa Speeches: speech delivered by Sultan Ahmad Zafar on the topic of 'the institution of Khilafat' on the occasion of Jalsa Salana Qadian 2006.

Tuesday 23rd October 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:55 Le Francais C'est Facile: lesson no. 71
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 144, Rec. 4th April 1996.
02:30 Friday Sermon: rec. 17th November 2006.
03:15 Ghazwat-e-Nabi (saw)
04:10 Rencontre Avec Les Francophones
05:20 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilaawat, Dars & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 4th January 2004.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th March 1995.
09:05 The Brontes: a documentary exploring the life and literature of the Victorian writers, the Bronte sisters.
09:25 MTA Travel
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:00 Tilaawat, Dars & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Jalsa Salana USA 2006: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 3rd September 2006.
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:20 Learning Arabic: lesson no. 23
16:40 MTA Travel [R]
17:10 Question and Answer session [R]
17:55 The Brontes [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review Special
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:40 The Brontes [R]
22:35 MTA Travel [R]
23:05 Jalsa Salana USA 2006.

Wednesday 24th October 2007

00:00 Tilaawat, Dars & MTA News
01:20 Learning Arabic: lesson no. 23
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 138, rec. 13th March 1996.
02:50 The Brontes
03:20 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th March 1995.
04:15 Jalsa Salana USA 2006.
05:15 MTA Travel
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 25th March 2007.
08:00 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
08:45 Tahir Heart Institute
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th March 1995.
09:55 Indonesian Service
11:00 Swahili Muzakarah
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 13th April 1984.
15:15 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Haider Ali Zafar on the topic of the worship of Allah. Recorded on 26th August 2005.
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:55 Australian Documentary [R]
17:20 Tahir Heart Institute
17:45 Question and Answer session [R]
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 146, rec. 10th April 1996.
20:25 MTA International Jamaat News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:05 Jalsa Salana Speeches [R]
22:45 Kasauti: quiz programme
23:05 From the Archives [R]

Thursday 25th October 2007

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 146, rec. 10th April 1996.
02:20 Philosophy of Islam: a talk based on the book, Philosophy of the teachings of Islam, written by the Promised Messiah (as), hosted by Dr Mohyuddin Mirza.
02:45 Hamaari Kaenaat
03:10 Australian documentary
03:40 From the archives
04:50 Kasauti
05:15 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Children's Class with Huzoor, recorded on 19th February 2005.
08:00 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 19th November 1995.
09:00 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Spain.
09:50 Indonesian Service
10:50 MTA Variety: speech
11:40 Pushto Muzakarah
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon, delivered on 19th October 2007.
14:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 200, recorded on 28th May 1997.
15:15 Huzoor's Tours [R]
16:05 English Mulaqa'at [R]
17:10 Al Maa'idah
17:25 Moshaa'irah: an evening of poetry
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA News Review
21:05 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:10 MTA Variety [R]
23:00 Bustan-e-Waqfe Nau [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday 12 October, 2007 | Issue No. 41

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں یہ توفیق دی کہ یہ مسجدیں تعمیر کر رہے ہیں۔ جہاں ہم واحد خدا کے آگے جھکنے والے ہیں وہاں جماعت کی جو اکائی ہے اس کو بھی قائم رکھنے والے بنیں تا کہ اپنے اردگرد کے ماحول میں بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے بنیں۔

آپ نے اس علاقہ میں وحدانیت کا جو یہ Symble بنایا ہے اس کا اظہار ہر احمدی کے عمل سے بھی ہونا چاہئے۔ خالصۃً اللہ کے لئے اس کی عبادت کرنے والے ہوں اور آپس میں بھی ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہوئے بھائی چارے اور محبت اور پیار سے رہنے والے ہوں۔

(مسجد بیت المحمود (کاسل) اور مسجد بیت المقیت (Wabern) کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات)

سینکڑوں احباب جماعت کی اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ گراس گیراؤ میں خطبہ جمعہ۔

آئندہ نیشنل لیول پر اجتماع نہ کیا جائے بلکہ ریجنل لیول پر اجتماعات ہوں۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں ان کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات۔

(جرمنی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ : مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

04 ستمبر 2007ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر پونے چھ بجے مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔ آج موسم ابر آلود اور نسبتاً ٹھنڈا ہے۔ آج پروگرام کے مطابق کاسل (Kassel) کے لئے روانگی ہے۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ملاحظہ والی ڈاک حضور انور کی گاڑی میں رکھوائی۔ حضور انور ساڑھے گیارہ بجے اپنی رہائشگاہ سے تشریف لائے اور گاڑی میں سوار ہونے سے قبل مکرم امیر صاحب جرمنی سے کچھ دیر کے لئے متفرق امور پر گفتگو فرمائی۔ اور پھر اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مبلغ سلسلہ و نائب امیر جرمنی کو روانگی کے بعد ان کے مفوضہ کام کے تعلق میں ہدایات دیں۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ کاسل کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں بارش ہوئی اور ایک مقام پر درجہ حرارت سات درجہ سنٹی گریڈ تک گر گیا۔

ایک بج کر پندرہ منٹ پر حضور بیت المحمود کاسل پہنچے تو تیز بارش ہو رہی تھی۔ احباب جماعت بارش میں کھڑے اپنے پیارے آقا کے لئے چشم براہ تھے۔ جب حضور انور کی گاڑی رکی تو مرد و خواتین نے اپنے آقا کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ ایک بچے نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور خواتین نے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔ مقامی جماعت نے مہمانوں کے لئے زائد مارکیاں لگا کر انتظام کیا ہوا تھا۔

کاسل (Kassel)

تاریخی اعتبار سے کاسل نامی گاؤں کو 1189ء میں شہر کا درجہ دیا گیا۔ 1926ء تک کاسل "C" کے ساتھ لکھا جاتا تھا جبکہ اب "K" کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ یہ شہر تاریخی اعتبار سے دنیا کا مشہور و معروف شہر ہے۔ اس کے مشہور و معروف ہونے کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

یورپ میں تعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ فوجی چھاؤنیاں اسی شہر میں ہیں۔ فوجی قلعے اس شہر میں سب سے زیادہ تھے۔ چرچ اس شہر میں سب سے زیادہ ہیں۔ یورپ کا سب سے بڑا پارک، قلعہ، میوزیم اس شہر میں ہے جس کا نام Wilhelmshoe ہے۔ یہ بادشاہ Wilhelm نے اپنے زمانہ میں بنوایا تھا۔ اور پارک میں ہرکولیس کا مجسمہ بھی بنوایا۔ اس قلعہ میں نپولین III کو تین ماہ قید بھی رکھا گیا۔ 1806ء میں نپولین نے اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ دوسری جنگ عظیم میں یہ شہر سب سے زیادہ جنگی نشانہ بنا۔ 1943ء میں برطانیہ کی ہوائی فوج نے اس پر حملہ کر کے شہر کی اسّی فیصد آبادی تباہ کر دی۔ کاسل میں یورپ کی اسلحہ کی سب سے بڑی فیکٹری، فوجی ٹینک بنانے کی فیکٹری، ریلوے ٹرین بنانے کی فیکٹری اور کاربن بنانے کی فیکٹری ہے۔

یہ شہر جو ماضی میں جنگ و جدل اور قتل انسانی کا مرکز رہا ہے اس شہر میں مسیح محمدی کے پانچویں خلیفہ نے 2005ء میں خدا کے گھر کی بنا رکھی تھی اور آج اس امن کے سفیر نے خدا تعالیٰ کے اس گھر کی تعمیر مکمل ہونے پر امن و آشتی کے درس کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔

افتتاح "مسجد بیت المحمود"

کاسل (Kassel)

ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور مسجد بیت المحمود میں تشریف لائے اور مسجد پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور نماز ظہر پڑھا کر مسجد کا افتتاح فرمایا۔ نماز کے بعد ایک تقریب ہوئی۔ سب سے پہلے حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب نے اس نئی تعمیر ہونے والی مسجد کا مختصر تعارف پیش کیا۔ سو مساجد سکیم کے تحت یہ جگہ نومبر 2003ء میں ایک لاکھ چھتیس ہزار (136000) یورو میں خریدی گئی تھی۔ اگست 2005ء میں حضور انور نے اپنے دست مبارک سے اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ پلاٹ کا کل رقبہ 2959 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے تین ہال ہیں جو بالترتیب 1x95.56 مربع میٹر اور 1x95.56 مربع میٹر اور 1x63.03 مربع میٹر سائز کے ہیں۔ مسجد کے گنبد کا سائز پانچ میٹر ہے۔ اور کل مسقّف ایریا 399.49 مربع میٹر ہے۔ اس میں مجموعی طور پر 450 نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس مسجد کا نقشہ مکرم سعید گیسلر صاحب نے ڈیزائن کیا تھا اور مسجد کی تعمیر کی نگرانی مکرم عبدالرحمٰن سعودی صاحب نے کی۔ اس مسجد کا ایک بڑا گنبد اور چار چھوٹے چھوٹے گنبد ہیں جو سفید رنگ کے ہیں۔ مسجد کی بیرونی دیواروں پر نیلے رنگ کا پینٹ کیا ہوا ہے جو بڑا دلکش دکھائی دیتا ہے۔ اس موقعہ پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی تعمیر میں نمایاں کام کرنے والوں میں یادگاری اسناد تقسیم فرمائیں۔ جن خوش نصیب احباب کو حضور انور کے اپنے دست مبارک سے اسناد حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا ان کے نام درج ذیل ہیں:

مکرم حافظ عبدالرشید صاحب، مکرم عبدالغفار صاحب، مکرم وہاب ابراہیم صاحب، مکرم ولید احمد صاحب، مکرم محمد جاوید صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم محمد ادریس صاحب، مکرم انصر صاحب اور مکرم امتیاز احمد صاحب۔

خطاب بر موقعہ افتتاح مسجد المحمود کاسل

موقعہ کی مناسبت سے یہاں حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کا مکمل متن پیش ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد کے بعد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی نے اپنی سو مساجد سکیم کے تحت مساجد بنانے میں جو تیزی پیدا کی ہے اس کی وجہ سے میرے ہر دورے پر یا تو مساجد کی بنیاد رکھوائی جاتی ہے یا افتتاح ہو رہا ہوتا ہے۔ ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں توفیق دی کہ یہ مسجدیں تعمیر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے گھر تعمیر کر رہے ہیں۔

مساجد کی کیا اہمیت ہے؟ یہ ہر احمدی کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ تمام

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں